پندرہ روزہ

۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء مطابق
۱ رمضان ۱۳۸۵ھ

تعمیر حیات

شعبۂ تعمیر و ترقی
دارالعلوم ندوۃ العلماء
لکھنؤ

ایڈیٹر سید محمد الحسنی
معاون سعید الاعظمی ندوی

چندہ سالانہ
سات روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

Regd No L - 1981

Phone No 22.

TAMEER-E-HAYAT
(FORTNIGHTLY)
DARULULOOM , NADWATULULAMA LUCKNOW (INDIA)

دارالعلوم ندوۃ العلماء کا تیار کردہ نصاب

قصص النبیین للاطفال (۵ حصے)

از: مولانا ابوالحسن علی ندوی

اس کتاب میں ایک طرف زبان کی تعلیم کے جدید اصول اور ماہرین تعلیم و نفسیات کے تجربات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ یہ کتاب عربی زبان کی تعلیم کا بہترین اور سہل ترین ذریعہ بن گئی ہے، دوسری طرف انبیاء علیہم السلام کے واقعات اور قصوں کو اس پیرایہ اسلوب میں پیش کیا گیا ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول خود بخود طلباء کے ذہن نشین ہوتے چلے جاتے ہیں، اس سلسلہ کو ممالک عربیہ میں بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا ہے!

قیمت حصہ اول ۵۰/۰، حصہ دوم ۷۵/۰ حصہ سوم ۲۵/۱

القراءۃ الراشدۃ (۳ حصے)

از: مولانا ابوالحسن علی ندوی

اس کتاب میں اسلامی تاریخ، نامور اسلامی شخصیتوں، ہندوستان کی اسلامی تاریخ اور اسکی نامور شخصیتوں کے متعلق اسباق، اسلام اور ہندوستان کی تاریخ کا خلاصہ، مشہور دینی درسگاہوں کا تعارف، معلومات عامہ اور ضروری مضامین آگئے ہیں، اسکی کوشش کی گئی ہے کہ کوئی سبق دینی روح سے خالی نہ ہو اور وہ کسی اچھے تجربہ یا حقیقت کی طرف رہبری کرتا ہو، مدارس عربیہ کی بڑی تعداد نے اس کو داخل نصاب کیا ہے۔

قیمت حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۱۰ر حصہ سوم ۱۲ر

مختارات (۲ حصے)

از: مولانا ابوالحسن علی ندوی

یہ کتاب عربی کی متوسط اور اعلیٰ دونوں جماعتوں کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے اپنی خصوصیات کے لحاظ سے اس وقت تک ادب عربی کی کوئی کتاب اس کا بدل نہیں بلکہ یہ دوسری کتابوں کا نعم البدل ہے، مدارس عربیہ کی بڑی تعداد کے علاوہ لکھنؤ، علیگڑھ، کلکتہ، پنجاب اور مدراس یونیورسٹیوں اور بہت سے کالجوں میں داخل نصاب ہے، شام کے کالجوں میں بھی داخل نصاب ہے۔

قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم صہ

منثورات

از: مولانا محمد رابع ندوی

اس کتاب میں مصنف نے ان جاندار ٹکڑوں کا انتخاب کیا ہے جو زبان کے محاسن، اور کلام کی بلاغت کیساتھ دینی و اخلاقی تربیت کا کام بھی دے سکتے ہیں اور اسلامی جذبات پیدا کرنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں، سیرت نبوی، تاریخ اسلام اور مستند و صاحب طرز انشاء پردازوں کی نثر کے نمونے پیش کئے گئے ہیں جو عربی زبان و ادب کی بہترین نمائندگی کرتے ہیں نثر قدیم کے ساتھ نثر جدید اور نظم قدیم بھی شامل ہے، مدارس عربیہ کی بڑی تعداد نے داخل نصاب کیا ہے۔

قیمت ۳ر

ESTD. 1903

قدرتی تیل

جوڑوں کے درد، زخم، چوٹ، موچ، کٹنے، جلنے میں مفید ہے

کارخانہ دارالصحت مئوناتھ بھنجن، یوپی

Cover Printed at Nadwa Press, LUCKNOW.

پندرہ روزہ

تعمیر حیات

لکھنؤ

یکم رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ
مطابق
۲۵ر دسمبر ۱۹۶۵ء

جلد ۳ — شعبۂ تعمیر و ترقی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ — شمارہ ۴

اس دائرہ میں سرخ نشان ○ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہو گیا، اب آپ سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرما کر شکریہ فرمائیں، خاموشی کی صورت میں آئندہ شمارہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائیگا جسکا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔

"منیجر"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کعبہ سے ترکستان کی طرف

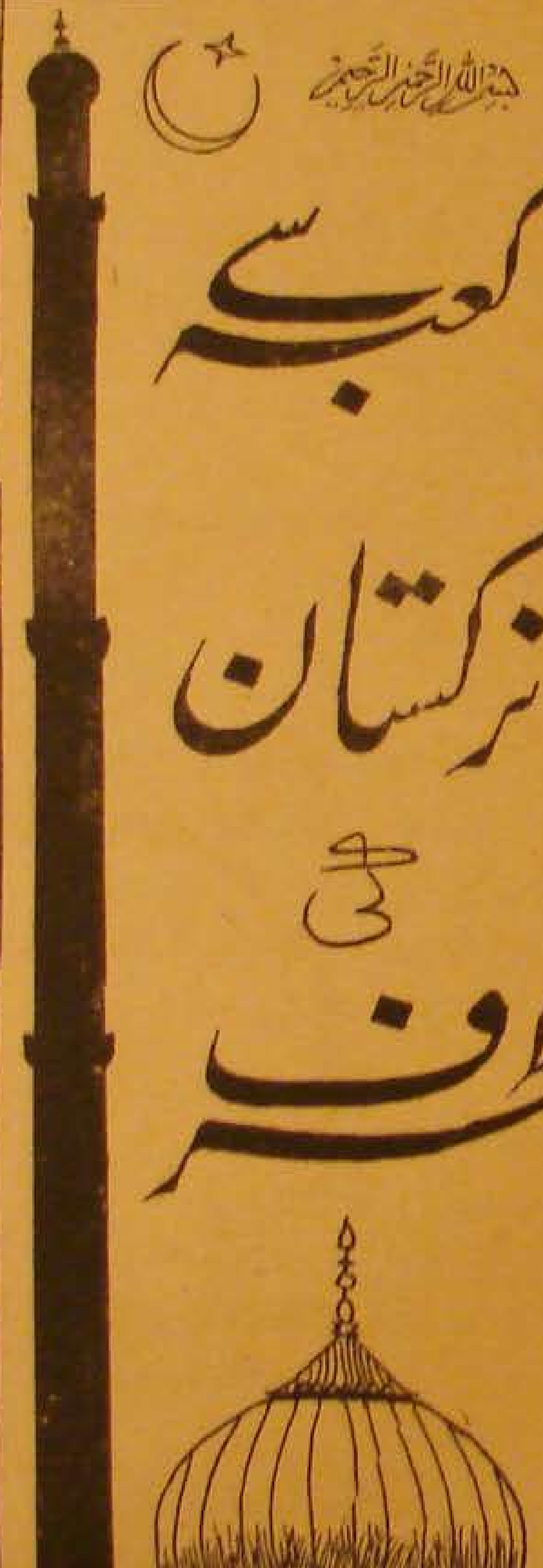

اکبر الہ آبادی نے انگریزوں کی مخصوص تعلیمی پالیسی پر اپنے دلچسپ انداز میں تبصرہ کرتے ہوئے یہ مشہور شعر کہا تھا ؎

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا ✽ افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

لیکن اسوقت کون کہہ سکتا تھا کہ کچھ دن بعد خود ملت اسلامیہ میں ایسے "ملت فراموش اور حق فروش" حکمراں اور رہنما پیدا ہو جائینگے جو ایکطرف انگریزوں کی لادینی تہذیب کے وارث اور دوسری طرف ظلم و تشدد میں فرعون و ہامان کے جانشین ہوں گے، انکے ساتھ کالج کی قتل گاہیں بھی ہونگی اور جلادوں کی تلواریں بھی، نہ انکو خدا کا خوف ہوگا نہ انسانیت و شرافت کا پاس، نہ انکے پاس حیا اور ضمیر کی متاع ہوگی، نہ اخلاق و اصول کی دولت، انکا اخلاق و کردار سیاسی مصالح، شخصی فوائد، حب جاہ اور ہوس اقتدار کے محور پر گھومیگا اور یہی حب جاہ اور اقتدار کی ہوس ان کا اصل الاصول اور راس المال قرار پائے گا۔

منشی محمد احترام علی کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ

۲۷ر شعبان ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو منشی احترام علی کاکوروی رہ معتمد مال دار العلوم ندوۃ العلماء نے چند ماہ کی علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ پہلی نماز جنازہ مرحوم کی کوٹھی واقع خیالی گنج میں ڈیڑھ بجے ہوئی اور نعش ان کے آبائی وطن کاکوری لائی گئی جہاں دوسری نماز جنازہ ہوئی، اور ان کے خاندانی قبرستان میں چار بجے کے قریب تدفین عمل میں آئی، جنازہ کے ساتھ آنیوالوں میں مخلصین و اہل تعلق اور شہر کے برآوردہ حضرات کی خاصی تعداد شریک تھی۔

منشی احترام علی نے تین صاحبزادے چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے مسٹر اشتیاق علوی (ایل۔ ایل۔ بی) ہیں، دوسرے دو بیٹے مسٹر افتخار علی علوی، اور مسٹر اقتدار علی علوی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، انکی خدمات کو قبول فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے آمین۔ (باقی ص پر)

اسلامی تاریخ میں بھی ظلم و تشدد کی متعدد مثالیں ملتی ہیں، لیکن اس ظلم و تشدد کے پیچھے کوئی مخصوص نظریہ، کوئی خاص تحریک اور کوئی نعرہ نہ تھا، لیکن "عہد ناصری" کا سب بڑا امتیاز یہ ہے کہ وہاں ظلم و سفاکی کے پیچھے عربی قومیت کی بنیاد پر نئے عربی معاشرہ کی تشکیل کا نعرہ بلند کیا جا رہا ہے اور بعثت محمدی کی روشنی اور شریعت کی رہنمائی کی جگہ، عربی قوم کے جدید مادی و روحانی تجربوں کی روشنی حاصل کرنے اور اس روشنی میں زندگی کی تعمیر نو کی دعوت بڑی بلند آہنگی اور قوت کے ساتھ دی جا رہی ہے۔[1]

ان حکمرانوں کو اخوان سے محض یہ شکایت نہیں ہے کہ وہ ان کے اقتدار کے لئے خطرہ بن رہے ہیں بلکہ سب سے بڑی شکایت یہ ہے کہ ان کی کوششوں سے ملک میں اسلام کے حق میں ایسی فضا بنتی ہے جس میں ایسے جاہلانہ نعروں لادینی دعوتوں اور ملحدانہ تحریکوں کے لئے ایک لمحہ کیلئے بھی گنجائش نہ ہوگی، اور مصر کی عظیم اسلامی قوم کا رخ کعبہ سے ترکستان کی طرف پھیرنے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گی۔

آج ایک طرف مصر میں جامع ازہر تک کو مسخ کیا جا رہا ہے اور پورے تعلیمی نظام کو عربی قوم پرستی کے سمندر میں اس طرح غرق کر دیا گیا ہے کہ اسکو عبور کرنیکے بعد طالب علم کے ذہن و دماغ کی اچھی طرح دھلائی ہو جائے، دوسری طرف

سید محمّد الحسنی

[1] ملاحظہ ہو "عرب قوم پرستی کیوں خطرناک ہے؟" از:۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔

مجلس مشاورت

مولانا محمد اویس ندوی، شیخ التفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء
مولانا محمد اسحاق ندوی، استاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء
مولانا ابو العرفان ندوی، قائمقام مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء
مولانا معین اللہ ندوی، ناظم شعبۂ تعمیر و ترقی دار العلوم ندوۃ العلماء
مولانا محمد رابع ندوی، ادیب اول دار العلوم ندوۃ العلماء

قابل توجہ

تعمیر حیات کی قیمت لاگت سے بہت کم رکھی گئی ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ حضرات مستفید ہو سکیں، اس لئے اہل استطاعت حضرات سے پر زور گزارش ہے کہ وہ حسب ذیل عطیات عطا فرما کر دینی لٹریچر کی نشر و اشاعت اور ادارہ کی اعانت میں حصہ لیں!

معاونین خصوصی سے	200 - 00
معاونین سے	100 - 00 / 50 - 00
اعزازی خریداران سے	25 - 00

منیجر "تعمیر حیات" شعبۂ تعمیر و ترقی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مضامین و تبصرہ کے لئے خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے

مدیر "تعمیر حیات" ندوۃ العلماء لکھنؤ

تاریخ دعوت و عزیمت (حصہ سوم)

از:۔ مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

● سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء
● حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیری
● سوانح حیات ● صفات و کمالات ● تجدیدی و اصلاحی کارنامے
● خلفاء و منتسبین و مسترشدین کا تذکرہ و تعارف
ہندوستان میں اشاعت اسلام اور خواجہ بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور ان کے جانشینوں کا تذکرہ!

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ

سلسلۂ مطبوعات — اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش

● مسلمان ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش کی مستند تاریخ
● مغربیت کے رجحان کے آغاز و ارتقا کی کہانی
● مختلف ممالک میں تجدد کی تحریکوں کا تاریخی جائزہ
● ان کے اسباب و محرکات اور ان کا علاج
● مغربی تہذیب کے بارے میں مسلم ممالک کے صحیح رویہ کا تعین
● عصر حاضر میں ان کے کردار اور پیغام کی تشریح

تالیف:۔ مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

کاغذ عمدہ، طباعت آفسٹ، مجلد، قیمت پانچ روپیہ

ناشر:۔ مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ

اخوان المسلمین پر پے در پے مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں، اس سے زیادہ کم ظرفی اور بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ یمن میں ناکامی اور فیصل کے سامنے اپنے نام نہاد وقار کی رسوائی کا سارا غصہ ان بیچارے اخوانیوں پر اتارا جا رہا ہے جن کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ وہ اللہ کے لئے اور اسلام کی سربلندی کے لئے تاریخ اسلامی کی آب و تاب برقرار رکھنے اور داستان سرفروشی کو زندہ و تازہ رکھنے کے لئے آج بھی عالم اسلام میں سب سے زیادہ پیش پیش ہیں اور انہوں نے جیل کی سلاخوں اور قیدیوں کے کیمپوں کو اپنا اصل گھر سمجھ لیا ہے، اور یہ دار اب ان کے حق میں کچھ زیادہ موثر اور کارگر ثابت نہیں ہو رہا ہے۔

جمال عبدالناصر نے اپنے پیشرو کمال اتاترک کی پیروی میں بلکہ ان سے کہیں آگے بڑھ کر مصر اور اس کے بعد پورے عالم عربی کو اپنے خودساختہ نظریات اور نفسانی خواہشات کا پابند بنا کر اس پر اپنا اقتدار قائم رکھنے کی جو کوشش کی تھی وہ شام و عراق کی علیحدگی، یمن کی خانہ جنگی اور شرق اردن اور سعودی عرب کی مخالفتوں کے بعد ناکام ہو چکی ہے۔ اور یہ بات پھر ایک بار پوری دنیا کے سامنے کھل کر آ گئی ہے کہ امت کو متحد کرنے اور اس کی مخفی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے اور اسکو آخری صف سے اٹھا کر — منصب قیادت تک پہونچانے کے لئے اگر کوئی طریقہ مفید اور موثر ہے تو وہ اللہ کا نام ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت اب بھی اس کا سرمایہ حیات اور جوہر زندگی ہے، اور خدا کے پیغام کو پھیلانے اور اس کے احکام منوانے کے لئے اب بھی وہ سب کچھ کر سکتی ہے جس کو ہم نے اپنی کوتاہ نظری اور بداندیشی سے قصۂ ماضی سمجھ لیا ہے لیکن ان جاہلی نعروں اور دعوتوں سے اور ان وقتی اور بدلتی ہوئی تحریکوں یا اصولوں سے اس سے کسی بڑی تبدیلی اور کسی بڑے انقلاب کی توقع کرنا احمقوں کی دنیا میں رہنے یا ریت پر محل تعمیر کرنے اور پانی پر تصویر بنانے کے مترادف ہے۔

امت اسلامیہ کی کامیابی کا راز بھی اسی میں مضمر ہے، کہ اس کی کعبہ کی طرف رہنمائی کیجائے جو کوئی ترکستان کی طرف لے جانے کی کوشش کریگا وہ اس کا کچھ نقصان تو نہ کر سکےگا البتہ اپنی جگہ ہمیشہ کے لئے کھو دے گا اور یہ امت کبھی اسکو مڑ کر دیکھنے کی بھی روادار نہ ہوگی۔

جناب منشی احترام علی مرحوم معتمد مال ندوۃ العلماء

منشی احترام علی مرحوم معتمد مال ندوۃ العلماء ورئیس کاکوری اس خاندان کے چشم و چراغ تھے جس نے ندوۃ العلماء کے آغاز ہی سے اس کی تعمیر و ترقی میں پورا حصہ لیا، اور اپنے مال و دولت، عزت و وجاہت نیز اپنے اخلاص کی برکت سے اسکو بہت نفع پہونچایا۔ ان کے والد منشی احتشام علی صاحب وہ شخص تھے جنہوں نے سب سے پہلے لکھنؤ میں عمارت خرید کر دارالعلوم کے لئے وقف کی، اور دارالعلوم کا قیام اسی عمارت (واقع گولہ گنج) میں عمل میں آیا، زمین کی تلاش میں جو پہلا وفد مولانا سید محمد علی مونگیری کی سربراہی میں لکھنؤ آیا اس کے استقبال کا شرف منشی احتشام علی صاحب ہی کو حاصل ہے۔ جب ان کو وفد کی غرض و غایت معلوم ہوئی تو انہوں نے بڑی کشادہ دلی کے ساتھ کہا کہ شہر سے متصل میری مقبوضہ زمین دو میں ان کے دیکھنے کے لیے جو پسند آئے اسکو میں حسبۃً للہ دارالعلوم کے لئے نذر کرتا ہوں انکے ساتھ انہوں نے یہ .... جب تک کہ دارالعلوم کی اپنی عمارت پوری نہیں ہو جاتی اس وقت تک کے لئے نو ہزار روپیہ کی مالیت کا ایک مکان خرید کر ندوہ کے حوالہ کیا، وہ آخر تک ندوہ کے رکن رکین اور معتمد مال رہے اور بعض بڑے نازک اوقات میں بھی اس کا ساتھ نہ چھوڑا۔

خان بہادر منشی اطہر علی صاحب کو بھی ندوہ سے بہت گہرا اور قلبی تعلق تھا، ندوہ کے اجلاس لکھنؤ کے سارے مصارف انھوں نے برداشت کئے اور شرکاء جلسہ اور مدعوئین ان ہی کے مہمان رہے۔

ندوہ سے یہ تعلق منشی احترام علی صاحب کو بھی ورثہ میں ملا۔ اور انہوں نے اپنی ساری عمر اس کی خدمت میں گزار دی اور آخر تک اس کے رکن رکین، معتمد مال رہے۔ ان کو ندوۃ العلماء سے مخلصانہ اور ذاتی تعلق تھا، اور وہ کسی غرض و منفعت کے شائبہ کے بغیر اس میں برابر دلچسپی لیتے تھے۔

ندوہ کے معاملات اور کاموں سے ان کو کسی وقت اور کسی حالت میں پس و پیش نہ ہوتا تھا، اور وہ بڑی خوشدلی اور شوق کے ساتھ یہ کام انجام دیتے تھے، جن لوگوں کا ان سے اس سلسلہ میں واسطہ پڑا ہے، ان کا بیان ہے کہ بعض اوقات بیماری اور تیز بخار کی حالت میں بھی انہوں نے الیی نوبت لی اور انشراح کے ساتھ کاغذات پر دستخط کئے اور ضروری گفتگو کی، اس مسئلہ میں ان کے یہاں آرام و تکلیف، اور وقت و ناوقت کی زیادہ پابندی نہ تھی اور باوجود اپنی تمام دوسری سیاسی و سماجی مصروفیات کے وہ اس کے لئے ہر وقت مستعد رہتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ ان کے دل کا حال اور ان کا روحانی ذوق اور غذا ہے، اور اس سے ان کو قوت اور طمانیت حاصل ہوتی ہے۔ ندوہ کی مجلس انتظامی کے جلسے ان کے والد کے زمانہ میں بھی زیادہ تر ان ہی کی کوٹھی میں ہوتے تھے اور ان کے انتقال کے بعد بہت زمانہ تک یہ جلسے اسی کوٹھی میں ہوتے رہے — اور حق یہ ہے کہ ندوہ کی جو خدمت ان کے سپرد کی گئی تھی، اس کا انہوں نے پورا حق ادا کیا اور اس میں کوئی سستی روا نہ رکھی، کچھ عرصہ سے وہ قائم مقام ناظم کے بھی فرائض انجام دے رہے تھے۔

منشی احترام علی صاحب اودھ کی تہذیب و شائستگی اور وضعداری کا ایک بہترین نمونہ تھے اور یہ خصوصیت بھی ان کو آباؤ اجداد سے حاصل ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ قومی و ملی کاموں میں انھوں نے ہمیشہ دلچسپی لی۔ اور ہر نازک وقت میں مسلمانوں کی رہنمائی اور مدد اپنا فرض سمجھا۔

آخر میں علیگڈھ اولڈ بوائز کنونشن کے سلسلہ میں انہوں نے جس دل سوزی اور لگن کا مظاہرہ کیا امید ہے کہ وہی ان کو اپنے رب کے حضور ... سرخرو کرنے کے لئے کافی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند سے بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ندوہ میں تعزیتی جلسہ

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی مسجد میں ایک جلسۂ تعزیت منعقد ہوا جس میں منشی احترام علی صاحب مرحوم کے حالات زندگی پر جناب مولانا محمد اویس صاحب ندوی و مولانا معین اللہ صاحب ندوی نے روشنی ڈالی۔ خصوصیت کے ساتھ ان کا ندوۃ العلماء سے قدیم تعلق اور وابستگی کا تفصیلی طور پر ذکر کیا گیا۔ اس کے علاوہ دارالعلوم کے شعبہ حفظ میں ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی کا بھی انتظام کیا گیا۔

قرآن کا پیام

قرآن مجید سے استفادہ کے شرائط و موانع

از: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

(۲)

(۴) ایمان بالغیب:

دین کا ایک بہت بڑا اور اہم حصہ وہ ہے جو انسان کے حواس خمسہ اور اس کی عقل کے حدود سے باہر ہے، یہ دین کے وہ بہت سے حقائق ہیں، جن کا ادراک انسان اپنے حواس ظاہری سے نہیں کر سکتا، نہ وہ چیزیں دیکھی جا سکتی ہیں نہ چھوئی جا سکتی ہیں، نہ سونگھی جا سکتی ہیں اور نہ چکھی جا سکتی ہیں اور نہ ان میں عقل کام دے سکتی ہے، اس لئے کہ عقل کا کام صرف یہ ہے کہ وہ محسوسات اور معلومات اور تجربات کے ذریعہ غیر محسوس اور غیر معلوم چیزوں کا علم حاصل کرے جن چیزوں کا علم حواس اور تجربات کے ذریعہ سے ممکن نہ ہو، اس کے مبادی تک حاصل نہ ہوں، اور وہاں قیاس کی بنیاد سرے سے موجود نہ ہو، وہاں عقل کیا کام دے سکتی ہے، اللہ تعالیٰ کے صفات وحی، فرشتے، آخرت، جنت اور دوزخ یہ سب وہ چیزیں ہیں جو خلاف عقل نہیں، لیکن ورائے عقل ضرور ہیں، یہ سب غیب میں شامل ہیں، جس کے لئے انبیاء پر اعتماد کرنا، اور جو کچھ وہ کہیں اس کو قبول کرنا، یہی ایمان بالغیب ہے، جو لوگ اپنے یقین اور اعتقاد کے لئے مادیات اور محسوسات کے پابند ہیں اور جو چیز ان کے عقل و قیاس میں نہ آئے اس کا انکار کر دیتے ہیں، وہ حقیقت میں دین کی حقیقت سے ناواقف ہیں، ان کے لئے دین کی حد میں داخل ہونا ہی مشکل ہے۔ وہ قرآن سے منتفع نہیں ہو سکتے، اور ان کے لئے قرآن مجید میں قدم قدم پر مشکلات ہیں مگر جو لوگ حواس پرست نہیں ہیں، اور ممکنات کے دائرے کو وسیع سمجھتے ہیں، موجودات اور محسوسات میں محصور نہیں سمجھتے، دین کی حقیقت سے آشنا ہیں، صحیح اور قطعی علم کا سرچشمہ ان کے لئے صرف وحی الٰہی ہے، وہ انبیاء کی اطلاع اور تعلیم پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔

ان کے لئے کوئی مشکل، مشکل نہیں، دین پورا ان کے لئے ایک مفہوم حقیقت ہے، اور قرآن ان کے لئے سراپا ہدایت ہے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ (البقرۃ)	یہ قرآن ہدایت ہے پرہیزگاروں کیلئے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ	پس وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ حق ہے ان کے پروردگار کی طرف سے اور کافر کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے؟ بہتوں کو اس کے ذریعہ گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت دیتا اور گمراہ صرف نافرمانوں ہی کو کرتا ہے۔

(سورۂ بقرہ)

وہ لوگ جن پر مادیت اور حسیت پورے طور پر طاری ہوتی ہے اور ایمان بالغیب کے بغیر دین کے ماورائے عقل حقائق کی گرہ کشائی کی کوشش کرتے ہیں، ان کی کوشش اس شخص کی طرح ہوتی ہے جو بغیر کسی زینہ کے بلندی کی طرف جانا چاہے یا بغیر پر اور بازو کے اڑنا چاہے، وہ جس قدر اوپر جانے کی کوشش کرتا ہے اس کی مادیت اور کثافت اس کو نیچے کی طرف لاتی ہے، اور اس کا حال وہ ہوتا ہے جو قرآن مجید نے اپنے بلیغ الفاظ میں بیان کیا ہے۔

فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ (الانعام)	جس کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ بنا دیتا ہے گویا کہ وہ آسمان میں اڑا جا رہا ہے، اسی طرح اللہ خباثت میں ڈالدیتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے۔

(۵) تدبر:

قرآن سے فائدہ اٹھانے کیلئے تدبر بھی شرط ہے — قرآن نے جا بجا تدبر کی ترغیب دی ہے اور مومنین کی تعریف کی ہے جو قرآن مجید کو سوچ سمجھ کر پڑھتے ہیں اور اس پر اندھے بہرے ہو کر نہیں گرتے۔

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا (الفرقان)	اور وہ لوگ کہ جب انکو اللہ کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔
أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (محمد)	یہ لوگ قرآن میں تدبر کیوں نہیں کرتے کیا ان کے دل بند ہو چکے ہیں —؟
أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا	یہ لوگ قرآن میں تدبر کیوں نہیں کرتے اور اگر قرآن خدا کے سوا کسی اور کا کلام ہوتا تو ان کو اس میں بہت بڑا اختلاف ملتا۔

(۶) مجاہدہ:

قرآن کے فہم و تدبر میں اور اس پر عمل کرنے میں مجاہدہ اور مشقت بہت مفید ہے، قرآن ان انسانی کتابوں میں سے نہیں ہے جن کے مضامین کا احاطہ اور ان کے مصنفین کا مقصد آدمی محض اپنی ذہانت یا علم کی بناء پر معلوم کر لیتا ہے، اللہ کا منشا معلوم کرنے کے لئے اللہ کی رہنمائی اور اعانت کی ضرورت ہے، جب انسان اس کے لئے تکلیف اٹھاتا ہے، طہارت، اخلاق، تزکیۂ نفس سے کام لیتا ہے تو اللہ کی رحمت بھی اس کی طرف متوجہ

ہوتی ہے اور اللہ اپنی کتاب کے لئے اس کا سینہ کھول دیتا ہے اور اس کو فہم عطا کرتا ہے ۔ قرآن چونکہ نہایت لطیف چیز ہے اس لئے جس قدر انسان کی مادی کثافت کم ہوتی ہے اسی قدر قرآن سے مناسبت پیدا ہوتی ہے اور قرآن کا جمال اس کو بے نقاب نظر آتا ہے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ جب کوئی انسان کسی مقصد کیلئے تکلیفیں اٹھاتا ہے اور ستر با نیاں کرتا ہے تو اس کی کیفیتیں اس کے اوپر پوری طرح طاری ہو جاتی ہیں۔ اور اس کو صحیح لذت و حلاوت ملتی ہے۔

تیسرے یہ کہ قرآن کا ایک بڑا حصہ علمی ہے وہ محض نظری طور پر سمجھ میں نہیں آسکتا۔ الفاظ و معانی کا علم تو حاصل ہو سکتا ہے، لیکن صحیح تحقیق اور مشاہدہ علمی اور کافی تجربہ کے بغیر نہیں ہو سکتا، صحابہ کرام رض کے فہم قرآن کا یہ بھی ایک امتیاز تھا

قرآن سے استفادہ کے موانع

قرآن سے استفادہ اور ہدایت کے موانع کو قرآن نے کفار کی محرومی کے تذکرہ کے ساتھ ذکر کیا ہے، قرآن سے فائدہ اٹھانے اور اس کے روحانی و اعتقادی انقلاب و اصلاح کے راستہ میں یہ اخلاق و اعتقادات سخت مزاحم ہیں۔ کفار کے علاوہ اگر مسلمانوں میں بھی یہ موانع پائے جائیں گے تو قرآن مجید سے فائدہ اٹھانے میں حارج ہوں گے۔

تکبر:۔ انبیاء کرام کی تعلیم کو قبول کرنے اور ان کی غلامی کی سعادت سے محرومی کا سبب اکثر تکبر، جھوٹی عزت نفس اور خودداری کا جاہلی جذبہ ہوتا ہے۔ کبھی یہ انکار اور استکبار براہ راست قبول حق سے ہوتا ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے اپنے جاہ و اقتدار سے دست بردار ہونا پڑتا ہے، جاہلی عادات و رسوم چھوڑنے پڑتے ہیں۔ بہت سے فوائد سے ہاتھ اٹھانا پڑتا ہے، آزادی اور خودسری کی زندگی کے بجائے پابندی اور قانون کی زندگی گزارنی پڑتی ہے بہت سے لوگوں پر یہ انقلاب حال بہت شاق گزرتا ہے اور ان کا تکبر قرآن کے انکار پر ان کو آمادہ کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیات میں انہیں کا تذکرہ ہے۔

ساصرف عن آیتی	میں عنقریب اپنی آیتوں سے
الذین یتکبرون	ان لوگوں کے دل پھیر
فی الارض بغیر	دوں گا جو بغیر حق کے
الحق وان یروا	دنیا میں تکبر کرتے ہیں اور
کل آیۃ لا	اگر وہ تمام معجزات دیکھ لیں
یؤمنوا بہا وان	تب بھی ایمان نہ لائیں گے
یروا سبیل الرشد	اور اگر یہ بھلائی کی راہ دیکھتے
لا یتخذوہ سبیلا	ہیں تو اسے اپنا راستہ
وان یروا سبیل	نہیں بناتے اور برائی کی راہ
الغی یتخذوہ	دیکھتے ہیں تو اسے اپنا راستہ
سبیلا ذالک	بنا لیتے ہیں اس کی وجہ یہ
بانہم کذبوا	ہے کہ انھوں نے ہماری
بآیتنا وکانوا	آیتوں کی تکذیب کی اور
عنہا غافلین	اور ان سے غافل رہے

(سورۂ مومن)

ویل لکل افاک	ہلاکت ہے ہر بہتان تراش
اثیم یسمع	اور گنہگار کے لئے جو
آیت اللہ تتلی	اللہ کی آیتیں سنتا ہے پھر
علیہ ثم یصر	تکبر کرنے لگتا ہے گویا کہ
مستکبرا کان	اس نے سنا ہی نہیں
لم یسمعہا	آپ اسے بشارت دیجئے
فبشرہ بعذاب	دردناک عذاب کی —
الیم (جاثیہ)	

ثم ادبر واستکبر	پھر اس نے پیٹھ پھیری اور
فقال ان ھذا	تکبر کیا، پھر کہا کہ یہ تو
الا سحر یؤثر	ایک جادو ہے جو چلا آرہا
ان ھذا الا قول	ہے اور یہ تو انسان ہی کا
البشر (مدثر ۱۶)	قول ہے۔

کبھی پیغمبر کی ظاہری حالت اور غربت کو دیکھ کر وہ اسکے پیغام اور تعلیم سے انکار و استکبار کرتے ہیں، اور اس کی پیروی میں اپنی اہانت محسوس کرتے ہیں، فرعون نے کہا تھا۔

ام انا خیر من	کیا میں بہتر نہیں ہوں اس
ھذا الذی ھو	شخص سے جو ذلیل ہے اور
مھین ولا یکاد	اچھی طرح بات بھی
یبین فلولا	نہیں کر سکتا، پس کیوں
القی علیہ اسورۃ	نہ ان پر سونے کے زیور
من ذھب او جاء	اتار دیئے گئے یا ان کے
معہ الملائکۃ	ساتھ بہت سے فرشتے
مقترنین	بھیج دیئے جاتے !

(زخرف)

وقالوا لولا نزل ھذا	اور ان کافروں نے کہا کہ یہ قرآن
القرآن علی رجل من	مکہ اور طائف کے کسی بڑے آدمی
القریتین عظیم	پر کیوں نہ نازل کیا گیا۔

(زخرف ع ۳)

کبھی محض اس کی بشریت ان کے لئے عذر بنجاتی ہے

ذالک بانہ کانت	یہ اس لئے کہ ان کے پاس
تاتیہم رسلہم	پیغمبر معجزات لیکر آتے
بالبینت فقالوا	تھے، انھوں نے کہا کہ
أبشر یہدوننا	کیا کوئی انسان ہمیں ہدایت
فکفروا وتولوا	دیگا؟ پس انھوں نے کفر
واستغنی اللہ واللہ	کیا اور روگردانی کی اور
غنی حمید	اللہ بے نیاز ہوا ان سے
	بیشک وہ بے نیاز اور قابل
(تغابن ع ۱۶)	ستائش ہے۔

وقالوا مال ھذا الرسول	اور ان کافروں نے کہا
یاکل الطعام	یہ پیغمبر کیسا ہے جو کھانا
ویمشی فی الاسواق	کھاتا ہے اور بازاروں
لولا انزل الیہ	میں چلتا ہے، کیوں اس
ملک فیکون	کے ساتھ کوئی فرشتہ
معہ نذیرا	بھیجا گیا جو لوگوں کو ڈرایا
(فرقان ۱۷)	کرتا !

کبھی رسول کے پیروؤں کی معاشی پستی ان کے پیشیوں کی حقارت ان کی کم نسبی کا وہ عذر کرتے ہیں اور جماعت میں شرکت کے لئے اسی کو مانع بنا لیتے ہیں۔

قالوا انؤمن لک	انھوں نے کہا کہ کیا ہم تم پر
واتبعک الارذلون	ایمان لائیں، حالانکہ تمہاری
	پیروی صرف ادنیٰ لوگوں
	نے کی ہے۔

فقال الملا الذین	انکی قوم کے کافروں کی ایک
کفروا من قومہ	جماعت نے کہا کہ ہم تو
ما نراک الا بشرا	تم کو اپنے ہی جیسا ایک انسان
مثلنا وما نراک	دیکھتے ہیں اور تمہاری پیروی
اتبعک الا الذین	بھی انھی لوگوں نے کی ہے
ھم اراذلنا	جو ہم میں پست درجہ کے
بادی الرای وما	لوگ ہیں اور ہمارے خیال
نری لکم علینا	میں تمکو ہم پر کوئی فضیلت
من فضل بل نظنکم	بھی نہیں بلکہ ہم تو تم کو نرا
کاذبین۔	جھوٹا سمجھتے ہیں۔

کبھی یہ رکاوٹ اس بنا پر ہوتی ہے کہ ان لوگوں نے اپنی دنیاوی اقبال مندی اور قسمت کی یاوری کی وجہ سے یہ فرض کر لیا ہوتا ہے کہ دنیا میں ہر اچھی چیز کے مستحق ہم ہیں اور وہ چیز خیر ہی نہیں ہے جو پہلے ہم کو نہ ملے۔

(بقیہ آئندہ)

صومِ رمضان

مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی ندوی

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ فلا یرفث ولا یجھل فان امرء قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم مرتین والذی نفسی بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک یترک طعامہ وشرابہ وشھوتہ من اجلی الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالھا !

..........(ترجمہ)..........

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "روزہ سپر ہے اسلئے روزہ دار کو چاہیئے کہ بے حیائی اور جہالت کی باتیں نہ کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے بد زبانی کرے یا لڑنے جھگڑنے پر آمادہ ہو تو اس سے کہدے کہ میں روزہ سے ہوں (یعنی خود بدزبانی اور جھگڑنے سے پرہیز کرے) قسم اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ روزے دار کے منھ کی بو جو خلوئے معدہ کی وجہ سے آنے لگتی ہے) اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صائم اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش نفسانی کے تقاضہ کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔ روزے میرے ہی لئے رکھے جاتے ہیں اور میں ہی اس کا بدلہ عطا کروں گا (نیز عام قانون یہ ہے) کہ ہر نیکی پر دس گنا ثواب ملتا ہے۔"

تشریح:- ماہ رمضان قریب آگیا اور وہ دن نزدیک ہیں جب اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی رحمتیں مخصوص طرز پر اہل ایمان کی طرف متوجہ ہوں گی۔ فضل و کرم کی باد بہاری بہار جانفزا کا روح پرور مژدہ سنائے گی۔ ابر رحمت سے جود و عنایت عطا و بخشش کی ایسی بارش ہوگی جسے نہ کوئی پیمانہ ناپ سکیگا اور نہ کوئی ترازو تول سکے گا۔ کامیاب ہے وہ شخص جو اس ماہ مبارک میں اپنا دامن انعامات الٰہیہ سے بھر لے، اور محروم ہے وہ شخص جو اس عطاء عام سے بہرہ یاب نہ ہو۔

مندرجہ بالا حدیث میں اس ماہ مبارک کے کچھ فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔ انہیں اس وقت سنانے کا مقصد یہ ہے جو دولت صوم سے محروم رہتے ہیں وہ اپنے اس گناہ کبیرہ سے باز آئیں اور ان انعامات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں، اور جو حضرات بحمد اللہ صوم رمضان کے عادی ہیں وہ ان شرائط کو ملحوظ رکھکر و فضائل کو سامنے رکھکر اور ان کی نیت کر کے روزہ رکھیں تاکہ ان نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ بہرہ یاب ہوں، اسلئے کہ انعام حاصل کرنے کیلئے ایمان کے ساتھ "احتساب" یعنی انعام الٰہی کی نیت اور اس کا قصد کرنا بھی لازم ہے۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں تصریح فرمائی گئی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے۔ "الصیام جنۃ" — روزوں کی ایک خاصیت ہے کہ وہ سپر یعنی ڈھال ہیں۔ جس طرح ڈھال تلوار کا وار روک لیتی ہے اور سپر اٹھانے والے کو اس کے ضرر سے محفوظ رکھتی ہے۔ اسی طرح "صیام" شیطان کے وار کو روکتے ہیں اور اس کے اغوا سے روزے دار کو محفوظ رکھتے ہیں۔ یہ اثر تو ان کا دنیا میں ظاہر ہوتا ہے، آخرت میں اس کی یہ خاصیت اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ یہ عذاب الٰہی سے حفاظت کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

سپر جسقدر دبیز اور مضبوط ہوگی اسی قدر حفاظت کا ذریعہ بھی بنے گی۔ اگر اس کا لوہا زنگ خوردہ اور کمزور ہو جائے تو وہ تیغ براں کا وار کیسے روک سکتی ہے اسلئے ہدایت فرمائی گئی کہ اسے ان چیزوں سے محفوظ رکھو جو اسے کمزور کر دیتی ہیں۔

پہلی چیز جس سے روزہ دار کو احتراز لازم ہے وہ جنسی آوارگی کی باتیں ہیں۔ صرف عملا ہی نہیں بلکہ ناپاک اور بے حیائی کی باتوں سے زبان کو اور اس قسم کے خیالات سے ذہن و قلب کو محفوظ رکھنا لازم ہے۔ اگر ایسے خیالات کا زیادہ ہجوم ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھے۔ اگر اس سے بھی دور نہ ہوں تو کسی مستحب یا جائز جسمانی یا ذہنی کام میں مشغول ہو جائے یا پڑکر سو رہے انشاء اللہ زائل ہو جائے گا۔

دوسری چیز "جاہلیت" کے کام ہیں یعنی ان لوگوں کے ایسے افعال و اعمال جو دین و ایمان سے جاہل ہوتے ہیں یا دوسرے الفاظ زمانہ جاہلیت میں جسطرح اعمال و افعال کا رواج تھا اس طرح کے کاموں سے کامل احتراز کرنا چاہیئے، مثلاً مشرکانہ اعمال، قبروں پر چادریں چڑھانا، منتیں ماننا، اولیاء اللہ سے دعائیں مانگنا، انھیں حاجت روا اور مشکلکشا سمجھنا اور کہنا وغیرہ وغیرہ، یا بدعات، مثلاً منجملے روزے کی کوئی خصوصیت سمجھنا، یا عرس وغیرہ منعقد کرنا یا اور کسی بدعت میں حصہ لینا وغیرہ، فسق و فجور کے اعمال بھی "جاہلیت" کے اعمال میں داخل ہو سکتے ہیں۔

لڑنا جھگڑنا نا سزا کلمات زبان سے نکالنا بھی روزے کے فائدے کو کم کر دیتا ہے۔ اس کی ممانعت بھی فرمائی گئی ہے اور ہدایت فرمائی گئی کہ اگر کوئی تم سے الجھ بھی پڑے تو ترکی بہ ترکی جواب دینے کے بجائے اس سے معذرت کر دو کہ بھائی میں تم سے جھگڑ نہیں سکتا، میں تو روزہ دار ہوں۔ اس میں دو فائدے ہیں خود لڑائی جھگڑے سے احتراز اور دوسرے کو صلح نیز ادب صیام ملحوظ رکھنے کی تبلیغ۔ اسلئے دہرا ثواب بھی انشاء اللہ ملیگا۔

اس کے بعد ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس عبادت کی کیا قدر و منزلت ہے۔ روزے دار کے منھ کی بو بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ۔ مشک بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور یہ "بو" بھی اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ بو اطاعت و عبادت الٰہی کا ایک اثر اور اس کا ایک نتیجہ ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی قدر ہے۔ مشک کی پیدائش میں کسی اطاعت و عبادت کا واسطہ نہیں ہوتا اس لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا کوئی درجہ نہیں ہے۔ اس سے ایک اہم اور بہت ہی نافع نکتے اور ضابطہ کی طرف ذہن منتقل ہوتا ہے۔ یعنی جو چیز اطاعت حق کا نتیجہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت و طاعت سے نکلے گی اللہ تعالیٰ کے

نزدیک اس کی قدر ہوگی اور وہ اس کی حفاظت فرمائیں گے اس میں برکت دیں گے اور دنیا و آخرت دونوں میں وہ مفید اور نافع ہوگی۔ لیکن جو چیز ایسی نہ ہوگی اور اپنے وجود میں محض حق تعالیٰ کے اثر تکوینی... کی مرہون منت ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخصوص توجہ اور قدر کی مستحق نہ ہوگی، اس کا وجود، اس کی بقا، اس کے فوائد و منافع محض اللہ تعالیٰ کے احکام سنت کونیہ اور ان کے مقرر کئے ہوئے قوانین خلق و تکوین کے تابع رہیں گے۔ دولت ہو یا جاہ و سلطنت یا اور کوئی شے اس کے متعلق یہی قانون و ضابطہ ہے اس لئے مومن کا اصول زندگی یہ ہونا چاہئے کہ ہر نعمت کو اطاعت الٰہی اور فرمانبرداری رب العالمین کے راستہ سے حاصل کرنے کی کوشش کرے، اور اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کرنے کی کبھی نیت نہ کرے۔ اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل فرمایا ہے جس میں رب رحیم نے اپنے بندہ صائم کی ہمت افزائی فرمائی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ

بندہ مومن روزہ محض اللہ تعالیٰ کے واسطے رکھتا ہے اور اپنی خواہشوں کو محض اپنے رب کریم کی خوشنودی کیلئے چھوڑتا ہے، یہ اخلاص روزے میں جس آسانی کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے کسی دوسری عبادت میں اس کے حصول میں آسانی نہیں ہوتی۔ ظاہر ہے کہ جب خلوت میں بھی وہ کھانے پینے سے بھی احتراز کرتا ہے تو ریا اور دکھاوے کا احتمال ختم ہو جاتا ہے۔ صوم کوئی ایسی عبادت بھی نہیں ہے جو کسی کو دکھائی جا سکے۔ اس لئے اس میں اخلاص کامل ہوتا ہے۔ اس مشہور عبادت کی جزا بھی مقدر کیسی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ہی اس کی جزا عطا کرونگا۔ مگر کیا؟ اسے پوشیدہ فرما دیا ہے۔ کریم مطلق جب ایسا وعدہ فرمائیں تو یقیناً کوئی بہت بڑی نعمت آخرت میں عطا فرمائیں گے۔ جو ابھی ہمارے فہم میں بھی نہیں آسکتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ عام قانون الٰہی یہ ہے کہ ہر عمل صالح کا ثواب دس گنا ملتا ہے۔ مگر صوم اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس کا ثواب اس سے زیادہ ملیگا اسلئے وانا اجزی به کے مجمل وعدے کے حجاب نے اسے پوشیدہ کر دیا گیا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس نعمت بے بہا سے اپنا دامن مراد بھر لیں گے۔

"کیوں ہو"؟

دل ایوبی ٹونکی

وقف ناکامی و مایوسی حرماں کیوں ہو
تم جسے اپنا بنالو وہ پریشاں کیوں ہو

اہل درد اپنا مسیحا بھی الگ رکھتے ہیں
چارہ گر تجھ سے مرے درد کا درماں کیوں ہو

چھپنے والا تو کبھی سامنے آتا ہی نہیں
مجھ سے چھپتے ہو تو پھر اتنے نمایاں کیوں ہو

پاس رہنا ہے تو اس بعد کا منشا کیا ہے
دور رہنا ہے تو نزدیک رگ جاں کیوں ہو

کیوں خزاں ہی میں نہ زندانی ہلا دو بنیاد
دوستو منتظر فصل بہاراں کیوں ہو

ناخدا تو مجھے طوفاں سے ڈراتا ہے عبث
میں خدا پر ہوں مجھے خطرۂ طوفاں کیوں ہو

تم نے ہی دیکھ لیا تھا مری جانب ہنسکر
اب مجھے دیکھ کے یوں ششدر و حیراں کیوں ہو

سائل امید رکھے ان سے باندازۂ ظرف
شکوۂ سنج غم کوتاہی داماں کیوں ہو

زہے قسمت وہ محبت سے یہ پوچھیں اے دل
کیا ہوا خیر تو ہے چاک گریباں کیوں ہو

چند منتخب کتب

الحکمۃ فی مخلوقات اللہ — مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔ مترجمہ اردو مولوی محمد علی لطفی۔ قیمت 3/25

تذکرہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح — مکمل اور مستند تذکرہ۔ از سید احمد عروج۔ قیمت 3/50

ملفوظات شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ — اردو ترجمہ مع حواشی شاہ صاحب کے ملفوظات کا مکمل مجموعہ جس میں شاہ صاحب کی مکمل سوانحات اور معمولات شامل ہیں مترجمہ اردو انتظام اللہ شہابی۔ قیمت 7/75

مخدوم جہانیاں جہاں گشت — حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی مکمل و مستند سوانح عمری۔ از محمد ایوب ایم اے۔ قیمت 7/

مخزن الولایت — اردو ترجمہ ملفوظات شاہ خادم صفی پوری رح مرتبہ منشی ولایت علی عزیز صفی پوری۔ ترجمہ اردو خصلت حسین صابری۔ قیمت 3/

ہمارے یہاں ہر علم و فن کی کتابیں ملتی ہیں فہرست کتب مفت طلب فرمائیے۔

ملنے کا پتہ۔ مونس بکڈپو۔ بدایوں۔ (یوپی) انڈیا

BUDAUN (U.P.)

تاخیر اجابت دعا اور اسکے اسرار

حضرت مولٰنا وصی اللہ صاحب فتحپوری

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مومن اخلاص کے ساتھ دعا کرتا ہے، اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی دعا قبول نہیں ہو رہی ہے۔ اس وقت ظاہر ہے کہ انسان اس کی وجہ سے دل شکستہ ہوتا ہے، پس اس تاخیر کا سبب مولانا روم رح نے مثنوی میں بہت ہی عمدہ بیان فرمایا ہے، ایسا کہ ہر مومن کو اس کو سننے کے بعد تو بالکل تسلی اور اطمینان ہی ہو جاتا ہے۔ ایک مقام پر یہ سرخی قائم فرمائی ہے کہ سبب تاخیر اجابت دعائے مومن اور اس کے تحت یہ فرمایا کہ:-

اے بسا مخلص کہ نالد در دعا
دود اخلاصش برآید تا سما

بسا مخلص ایسے کہ اپنی دعا میں اس طرح سے نالہ و فریاد کرتے ہیں کہ ان کے اخلاص کا دھواں آسمان تک پہونچ جاتا ہے۔

تا رود بالائے ایں سقف بریں
بوئے مجمر از انیں المذنبیں

جہاں تک کہ گنہگاروں کی فریاد کرنیکی وجہ سے ان کے قلب کی انگیٹھی کی خوشبو اس آسمان سے اوپر تک جاتی ہے۔

پس ملائک با خدا نالند زار
کائے مجیب ہر دعا وے مستجار

یہ دیکھ کر فرشتے اللہ تعالیٰ سے زار زار نالہ کرتے ہیں کہ اے دعاؤں کی اجابت کرنے والے اور اے وہ ذات جس کی پناہ طلب کی جاتی ہے۔

بندۂ مومن تضرع می کند
او نمی داند بجز تو مستند

یہ مومن بندہ تجھ سے تضرع و زاری کر رہا ہے اور سوا آپ کے کسی اور کو تکیہ گاہ اور اپنا سہارا نہیں سمجھتا۔

تو عطا بیگانگاں را می دہی
از تو دارد آرزو ہر مشتہی

آپ تو بیگانوں کو بھی عطا فرماتے ہیں اور آپ سے تو ہر خواہش مند آرزو رکھتا ہے۔

مومن مخلص کی دعا اور ملائکہ کی سفارش نقل کر کے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ آگے حق تعالیٰ کا جواب نقل فرماتے ہیں اور وہی سبب ہے تاخیر اجابت کا جو کہ مقصود بیان ہے۔ فرماتے ہیں کہ ؎

حق بفرماید نہ از خواری اوست
عین تاخیر عطا یاری اوست

حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہماری یہ تاخیر اجابت کچھ اس کی بے قدری کے سبب سے نہیں بلکہ یہی تاخیر اس کے حق میں عین کرم ہے اور اس کی اعانت ہے۔

نالۂ مومن ہمی داریم دوست
گو تضرع کن کہ ایں اعزاز اوست

بات یہ ہے کہ ہم کو مومن کی یہ آہ و فغاں پسند ہے اس سے کہو کہ اور گریہ و زاری کرے کیونکہ اس میں اس کا اعزاز ہے۔

حاجت آورد ش ز غفلت سوئے من
آں کشیدش مو کشاں در کوئے من

اس لئے کہ وہ تو غفلت میں پڑا ہوا تھا اس کی حاجت ہی اس کو میری طرف لائی اسی نے اس کی چوٹی پکڑ کر میرے کوچہ میں اسے پہونچایا۔

گر برآرم حاجتش او وا رود
ہم دراں بازیچہ مستغرق شود

اگر میں فوراً اس کی حاجت پوری کر دوں تو پھر اپنی پرانی حالت پر لوٹ جائیگا اور اسی سابق کھیل میں مصروف ہو جائے گا۔

گرچہ می نالد بجاں یا مستجار
دل شکستہ سینہ خستہ سوگوار

خوش ہمی آید مرا آواز او
واں خدایا گفتن واں راز او

یہ جانتا ہوں کہ جان و دل سے نالہ کر رہا ہے اور مجھے پکار رہا ہے دل اس کا شکستہ ہے سینہ خستہ ہے اور اور خود وہ غمزدہ ہے باایں ہمہ وداعی میں جو اس کی دعا قبول نہیں کر رہا ہوں تو اس لئے کہ مجھے اسکی آواز ہی بھلی معلوم ہوتی ہے اور وہ اس کا یا خدا یا خدا کہنا اور مجھے ہمراز بنانا پسند آتا ہے۔

زاں کہ اندر لابہ و در ماجرا

خوش ہمی آید مرا ہر دم سرا

اور اس کی یہ بات بھی مجھے پسند ہے کہ وہ اپنے عرض دعا میں طرح طرح سے تملق و چاپلوسی کر کے مجھے منا رہا ہے۔

طوطیاں و بلبلاں را از پسند
از خوش آوازی قفس در می کنند

دیکھو! بلبل اور طوطی کو جو قفس میں بند کرتے ہیں تو اسی لئے کہ وہ اپنی خوش آوازی کی وجہ سے لوگوں کو پسند ہوتی ہے۔

زاغ را و چغد را اندر قفس
کے کنند ایں خود نیامد در قصص

اور الّو اور کوے کے بارے میں کسی داستان میں یا کسی کی زبان سے سنا ہوگا کہ کسی نے انھیں بھی پنجڑے میں پالا ہو۔

آگے مولانا روم رح تاخیر اجابت مومن کی وجہ سمجھانے کو ایک مثال بیان کرتے ہیں کہ:-

پیش شاہد باز چوں آید دو تن
آں یکے کمپیر و دیگر خوش ذقن

دیکھو کسی حسن پسند کے سامنے جب دو شخص آویں ایک تو ان میں بڑھیا ہو اور دوسری قبول صورت ہو۔

ہر دو نا خواہند او زود تر فطیر
آرد و کمپیر را گوید کہ گیر

اور دونوں اس سے روٹی طلب کریں تو وہ جلدی سے روٹی لا دے اور بڑھیا کو تو دے کر رخصت کر دیگا۔

واں دگر را کہ خوشستش قد و خد
کے دہد ناں بل بتاخیر افگند

اور اس دوسری کو جس کا قد اور خد خوبصورت ہے اور اس کو پسند ہے اس کو روٹی دینے میں تاخیر کرے گا۔

گویدش بنشیں زمانے بے گزند
کہ بخانہ ناں تازہ می پزند

یعنی اس سے کہیگا کہ آرام سے ذرا دیر بیٹھو گھر میں تازی روٹی پک رہی ہے پک جائے تو دوں ـــ

چوں رسد آں نان گرمش بعد کد
گویدش بنشیں کہ حلوا می رسد

پھر جب بہت دیر کے بعد گرم روٹی لے آوے گا تو اس سے کہے گا کہ اچھا تھوڑی دیر اور بیٹھو حلوا آتا ہے اس کے ساتھ کھانا۔

بقیہ، آئندہ شمارہ میں ملاحظہ ہو

مسلمانوں کی پریشانیاں

اور

ان کا صحیح طریقہ علاج

مولٰنا سید ابوالحسن علی ندوی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔:۲:۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہرت وعزت کا حصول و رسم ورواج کی پابندی

(۳) ایک اہم چیز جو عالم غیب میں بھی بڑا اثر رکھتی ہے اور ملی واجتماعی زندگی میں بھی اس کے اثرات بڑے وسیع اور دوررس ہیں وہ مسلمانوں کا اپنے ذاتی معاملات پر اور اپنی دلچسپی کے دائرہ میں اسراف و فضول خرچی شہرت وعزت کے حصول یا رسم ورواج کی پابندی میں بے دریغ روپیہ صرف کرنا اور اپنے پڑوسیوں عزیزوں اور ملت کے دوسرے افراد کے فقر وفاقہ اضطرار واضطراب اور ان افسوس ناک حالات سے چشم پوشی اور بے حسی ہے جس میں کم سے کم انقلاب کے بعد مسلمان اس ملک میں مبتلا ہوگئے ہیں، فقہ و فتاویٰ، محتاط ومحدود زبان اور حلال وحرام کے معین حدود و احکام میں خواہ اس کے لئے حرمت کا کوئی صریح فتویٰ اور لرزہ خیز لفظ نہ ملے، اس میں ذرا شبہ نہیں کہ یہ صورت حال اللہ تعالیٰ کی حکیم وعادل ذات اور ربوبیت ورحمت عامہ کی صفات کے لئے غضب اور سخت ناپسندیدگی کا باعث ہے کہ ایک ایسے ماحول وزمانہ میں جہاں ایک کثیر تعداد نان شبینہ کی محتاج ہو، جاں بلب مریض دوا اور برہنہ تن شریف مرد اور عورتیں ستر پوشی سے محروم ہوں، کہیں کسی بیوہ کے چولھے پر توا اور کہیں کسی غریب کے جھونپڑے میں دیا نہ ہو۔ ایک ایک دعوت اور ایک ایک تقریب میں سینکڑوں اور ہزاروں روپیہ بے دریغ خرچ کیا جائے۔

مسرفانہ تقریبات

شریعت کی روح، دین کے مزاج اور انسانی واخلاقی نقطۂ نظر سے کسی طرح اس کا جواز نہیں نکل سکتا کہ جب ہزاروں لاکھوں افراد کی زندگی کی بنیادی ضرورتیں پوری نہ ہورہی ہوں۔ لاکھوں آدمیوں کو قوت لا یموت حاصل نہ ہورہی ہو، اور وہ جسم وجان کا رشتہ بھی قائم نہ رکھ سکتے ہوں، ملت کے لاکھوں بچے فیس اور کتابوں اور ضروری مصارف کے نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم سے محروم ہوں، ہزاروں ادارے جو ملت کے لئے روح کا حکم رکھتے ہیں اور بیسیوں منصوبے جن کی تکمیل کے بغیر اس ملت کا وجود مشکوک اور ان کا مستقبل تاریک ہے موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہوں، ہمارے اہل ثروت تجار اور ذی حیثیت لوگ اپنی اولاد کی شادیوں، خوشی کی تقریبوں اور رسومات کی تکمیل میں پانی کی طرح روپیہ بہائیں اسی زمانہ میں بہت سے تغیرات و انقلابات اور علم وترقی کے باوجود مسرفانہ و شاہانہ شادیوں اور تقریبوں کا رواج بند نہیں ہوا البتہ بعض جگہ انہوں نے جدید (ماڈرن) طرز اختیار کرلیا ہے اور سیاسی مصالح و مقاصد بھی کہیں کہیں ان سے وابستہ ہوگئے ہیں، آج بھی ہماری بہت سی برادریوں تجارت پیشہ حلقوں اور عام شہروں میں تقریبات پر جو ایک انسانی ضرورت اور دینی فریضہ تھا دل کھول کر اور جان پر کھیل کر روپیہ خرچ کرنے کا رواج ہے ان میں سے بہت سے حضرات اپنی دوسری عملی زندگی میں دیندار اور صاحب خیر بھی ہیں، مگر انھوں نے اس شعبہ کو دین سے بالکل غیر متعلق سمجھ رکھا ہے اور اسمیں اچھے اچھے لوگ

ارایت من اتخذ الٰھہ ھواہ۔ بل قالوا انا وجدنا اٰباء نا علی امۃ وانا علی اٰثارھم مھتدون	آپ نے اس شخص کی بھی حالت دیکھی جسنے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم بھی انکے پیچھے پیچھے رستہ چل رہے ہیں۔

کا مصداق ہیں۔

حقیقتاً اس سلسلہ میں سخت قدم اٹھانے کی ضرورت ہے، ان فرائض وتقریبات کا تخیل ومفہوم یکسر بدلنے کی ضرورت ہے، اس کے خلاف اعلان جنگ اور اعلان بغاوت کی ضرورت ہے، اس بات کو صاف طریقہ پر واضح کردینے کی ضرورت ہے۔ کہ یہ مسرفانہ تقریبات افراد کے لئے غضب الٰہی کا موجب اور ملت کے لئے وبال وادبار کا باعث ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحیم وکریم ذات اور اس کی حکیمانہ شریعت ہرگز اس کی اجازت نہیں دے سکتی کہ اس جھوٹے نام و نمود اور اس عارضی رونق وزینت اور کام و دہن کی فانی لذت پر وہ دولت صرف کی جائے جو سینکڑوں ضرورت مندوں کے کام آسکتی تھی۔

ایک مثالی واقعہ

ان کے سامنے یہ واقعہ آنا چاہیئے کہ مدینہ منورہ کی محدود ومختصر آبادی میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ نکاح کرتے ہیں اور اس ذات گرامی کو اطلاع بھی نہیں ہوتی جس کی شرکت وموجودگی ہر بزم کے لئے باعث فخر وزینت تھی۔ حضورؐ کا ایک جلیل القدر صحابی اور مہاجر کے کاشانہ کا چراغ طور تھی جس نے ابھی ابھی اس نئے شہر میں قدم رکھا تھا اور جس کے سارے تعلقات اسی مہاجر برادری سے قائم تھے اور یہ سب اسی ذات کے طفیل تھے جس سے ازدواجی زندگی کا یہ طریقہ اور اس کے یہ احکام معلوم ہوئے تھے۔ آج دور دراز کے عزیزوں اور دوستوں کو یہاں

تک کہ ان ملکوں سے جہاں پاسپورٹ اور ویزا ہے) مدعو کیا جاتا ہے اور حضرت عبدالرحمٰن رضؓ کی شادی کی اطلاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت ہوتی ہے جب ان کے کپڑوں پر خوشبو کا نشان ملاحظہ فرمایا جاتا ہے۔ پوچھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے شادی کرلی ہے، اس وقت ولیمہ کے لئے ہدایت ہوتی ہے۔

اب وقت آگیا ہے کہ ان "حوصلہ مندیوں" پر جن کا ان مواقع پر اظہار کیا جاتا ہے۔ ہمارا ذمہ دار طبقہ اپنی پوری ناپسندیدگی اور بیزاری کا اظہار کرے اور کم سے کم ان کا تخاطبہ کرکے ہمت افزائی اور تعاون علے الاثم ۔۔۔والعدوان سے بچا جائے، ان حوصلہ مند حضرات کو بھی سوچنا چاہیئے کہ ہندوستان کے موجودہ حالات مسلمانوں کی معاشی پستی اور بدحالی بلکہ فلاکت اور ہلاکت کے دور میں اس کی کیا گنجائش ہے کہ کوئی فرد اپنے یہاں کی کسی ایک تقریب پر اتنے مصارف کردے جس سے ایک برادری کی پرورش یا مکمل ادارے کا انصرام ہوسکتا ہے، ان کو آخرت کے مواخذے اور حساب سے بھی ڈرنا چاہیئے۔ جب ایک ایک پائی کا حساب دینا ہوگا۔ اور افراد وملت کی شدید ضروریات کی موجودگی میں اس دریا دلی کا جواز پیش کرنا ہوگا جو اپنی ذات تک محدود تھی۔

ہلاکت و تباہی کی اصل وجہ

(۴) قرآن مجید سے یہ بات صاف طریقہ سے ثابت ہوتی ہے کہ امت کے ملی اور اجتماعی، تقاضوں اور دین کی حفاظت و اشاعت کے مطالبے اور اس کی ضرورتوں میں اپنا مال صرف کرنے سے آنکھیں بند کرکے افراد کا اپنے ذاتی کاروبار اور اپنی معاشی ترقی واستحکام کی فکر وکوشش میں انہماک صریح خودکشی کے مترادف ہے اور جو جماعت یہ غلط راستہ اختیار کرتی ہے وہ اپنے ہاتھوں ہلاکت کے غار میں گرتی ہے اور اس شاخ پر تیشہ چلاتی ہے جس پر اس کا آشیانہ ہے بلکہ کھلے لفظوں میں وہ اپنے ہاتھوں زہر ناب کا پیالہ پیتی ہے قرآن مجید کے صاف لفظ ہیں۔

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ	اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور اپنی جان کو ہلاکت میں مت ڈالو۔

اس آیت کے محرم راز میزبان نبوت حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ تھے انھوں نے قسطنطنیہ کے محاصرہ میں ان لوگوں کو ٹوکا جو اس آیت سے دین کے راستہ میں قربانی اور خطرہ میں پڑنے کی مخالفت نکالتے تھے، اور ثابت کرنا چاہتے تھے کہ اس آیت کی رو سے جو کسی دینی مقصد کے لئے اپنی جان پر کھیل جائے یا سر ہتھیلی پر رکھ کر نکلے وہی خودکشی کا مرتکب ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب ایک عرصہ کے مالی ایثار بانیوں اور عملی سرفروشیوں کے بعد اسلام کے قدم مدینہ میں جم گئے۔ اور اسلام کے سپاہی اور مجاہد پیدا ہوگئے تو ہم نے سوچا کہ اب کچھ روز کے لئے ہم اسلام کی نصرت اور خدمت (اور گویا اس سلسلہ کے بے پایاں مصارف سے) عارضی رخصت لے کر کچھ عرصہ کے لئے اپنے ذاتی کاروبار باغات زراعت اور ان تجارتوں کو سنبھال لیں اور ان کی دیکھ بھال میں ہمہ تن مشغول ہوجائیں جو ہماری تبلیغی اور مجاہدانہ سرگرمیوں اور روز وشب کی مشغولیت کی وجہ سے سخت متاثر ہوئی تھیں اور ان پر کاری ضرب پڑی تھی — حضرات انصار کے دل میں یہ وسوسہ بھی نہیں آسکتا تھا کہ وہ اسلام کی خدمت اور اس کی قربانیوں سے مستقل طور پر سبکدوشی اور آزادی حاصل کرلیں۔ انھوں نے محض وقتی طور پر عارضی رخصت اور اجازت لینے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ ان صریح اور ڈرانیے والے لفظوں میں ان کی تنبیہ کی گئی اور بتلا دیا گیا کہ دین وملت کی مدد سے (عارضی) دست کشی اور انفرادی سرسبزی اور بہبود کا خیالی منصوبہ بھی کھلی خودکشی کا مرادف ہے اس سے غیر مشتبہ طریقے پر یہ ثابت ہوگیا کہ افراد کا وجود ملت سے ہے۔ اور ملت ہی کی حفاظت اور استحکام میں ان کی حفاظت اور استحکام کا راز مضمر ہے جس طرح پتوں کی سرسبزی وشادابی درخت سے وابستہ ہے، درخت سے جدا ہونے کے بعد کسی خارجی کوشش اور کسی بڑی سے بڑی ذہانت اور صنعت سے بھی ان کو سرسبز وشاداب نہیں رکھا جاسکتا اسی طرح ملت کے افراد کی زندگی اور اس کا نمو وارتقا بھی ملت ہی سے مربوط ہے اور ہر دور میں ان کے لئے پیام ازلی اور قانون زندگی یہی ہے کہ ؎

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

افراد موجیں ہیں اور ملت ایک رواں دریا، دریا کے بغیر موجوں کا تصور بھی ممکن نہیں۔ ؎

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

اسی طرح ملت اسلامیہ کے افراد کسی ملک میں ملت سے کٹ کر اور اس کے ملی اور اجتماعی تقاضوں سے آنکھیں بند کرکے محض انفرادی خوش حالی، معاشی ترقی، ذاتی سرمایہ اور تمول، ذاتی منصب واعزاز وشخصی حفاظت وضمانت پر کبھی زندہ محفوظ وباعزت وباوقار نہیں رہ سکتے، ملت کے کھلے ہوئے اجتماعی تقاضوں اور ضرورتوں کی تکمیل سے افراد کا پہلوتہی کرنا اور ان کے بارے میں تغافل سے کام لینا اور اپنے ذاتی کاروبار کی ترقی اور اپنے محدود خاندانوں کی بہبود وآسائش پر اپنی تمام توجہ مرکوز کر لینا اور اپنی خیالی جنت میں مست رہنا اور اسی کو حقیقی مسرت وکامیابی سمجھنا اپنے حق میں کانٹے بونا اور پاؤں پر کلہاڑی مارنا ہے، ممالک اسلامیہ کی پوری تاریخ اور مسلمانوں کا سابق طرز عمل اس اعلان کی صداقت کی تصدیق کرتا ہے۔ جس نسل یا ملک کے مسلمانوں سے یہ غلطی ہوئی اور انھوں نے اس کوتاہ نظری اور کوتاہ اندیشی سے کام لیا وہ حرف غلط کی طرح مٹا دیئے گئے اور ان کی زندگی کا تار وپود بکھر کر رہ گیا، اندلس، بخارا اور سمرقند کی تاریخ اس پر شاہد ہے۔

بقیہ آئندہ

ماہِ رمضان مثالی اجتماعیت کا علمبردار

سعید الرحمٰن الاعظمی ندوی

اسلام ایک ایسے پاکیزہ اور سچے معاشرہ کا داعی ہے جو اعلیٰ اخلاقی بنیادوں پر قائم ہو، اسلامی تعلیمات میں جگہ جگہ اس پر زور دیا گیا ہے اور ان قدروں کو واضح کیا گیا ہے جن سے صحیح معاشرہ اور ایک پاکیزہ اجتماعیت وجود میں آئے، رمضان المبارک میں معاشرہ کا یہ پہلو بالکل کھل کر سامنے آجاتا ہے، اس مبارک مہینہ میں جہاں بندے اور خدا کے درمیان صحیح اور راست تعلق قائم کرنیوالے اصول کی تعلیم دی گئی ہے، وہیں اجتماع کو بہتر بنانے والے بنیادی اصول کی طرف بھی رہنمائی کی گئی ہے۔

اس مہینہ میں ایک ہی احساس و شعور میں ہر مسلمان زندگی بسر کرتا ہے، خواہ وہ کسی درجہ کا انسان ہو، غریب ہو یا امیر، چھوٹا ہو یا بڑا، حاکم ہو یا رعیت، سب سے پہلا شعور جو اس ماہ مبارک کے شروع ہوتے ہی پیدا ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر شخص اللہ کے حکم کے سامنے بالکل بے بس اور مجبور ہے اور اس کے حکم کی بجا آوری اپنی سب سے بڑی سعادت اور زندگی کی اصل کامیابی تصور کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بہت سی چیزیں جو رمضان کے علاوہ دوسرے دنوں میں حلال اور پاکیزہ تھیں، رمضان آتے ہی ان پر پابندی لگ گئی اور دن کے کسی حصہ میں ان کا استعمال کرنا یا برتنا گناہ کبیرہ بتایا گیا جس کا کفارہ بھی مشکل ہی سے ادا ہو سکتا ہے۔

یہ تو بندوں پر اللہ کا حق تھا، لیکن خود بندوں پر بندوں کا اور انسان پر انسان کا کیا حق ہے۔ تو فرمایا گیا کہ

اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب، فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم۔	جب تمہارے روزے کا دن ہو تو چاہئے نہ گناہ کی بات کرے اور نہ شور ہنگامہ کرے، اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے یا تم سے لڑنا چاہے تو تم کو بتا دینا چاہئے کہ بھئی میں روزے سے ہوں۔

غور کیجئے کہ شور تک کرنے سے روکا گیا، اس لئے کہ شور و ہنگامہ آرائی بھی روح صوم کے خلاف ہے اسی طرح لڑنے جھگڑنے، فحش بات اور گالی بکنے پر بھی پابندی لگا دی گئی، کہ اس سے آپس کے تعلقات پر اثر پڑتا ہے، شور کرنے سے دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، گالی بکنے اور گناہ کا ارتکاب کرنے سے آپس میں نفاق پیدا ہوتا ہے، دل کی صفائی اور اس کا خلوص متاثر ہوتا ہے اور بالآخر آپس میں اختلاف شروع ہو جاتا ہے جو بلاشبہ اجتماعی روح کے سراسر منافی ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ ایک بہترین اور مثالی اسلامی معاشرہ قائم کرتا ہے وہ اللہ اور بندے کے حقوق و تعلقات پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ بندے کا بندے پر جو حق ہے ان سب پر پوری توجہ دیتا ہے اور بار بار اس کی تاکید کرتا ہے، ایک دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ روزہ ڈھال ہے یعنی ہر طرح کے گناہ اور فسق و فجور سے وہ انسان کو روکتا ہے اور اس کے سامنے آہنی دیوار بن کر کھڑا ہو جاتا ہے، لیکن اس کے بعد یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ اس ڈھال کو صرف ایک چیز پھاڑ کر بیکار کر دیتی ہے، اور اس کے بعد پھر ہر قسم کا سیلاب اس پر ٹوٹ سکتا ہے اور وہ ہے غیبت، یعنی کسی غائب شخص کے بارے میں کوئی ایسی بات کہنا جس کو سن کر وہ ناپسند کرے،

اب غور کیجئے کہ روزے کی ساری نیکیوں اور اس کی تمام برکتوں اور رحمتوں کو صرف ایک معمولی چیز ختم کر دیتی ہے جس کا تعلق صرف بندوں ہی سے ہے اور جو صحیح اجتماعیت اور صالح معاشرہ کو برپا کرنے کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے، چنانچہ جس معاشرہ میں یہ رنگ جتنا ہی کم ہے وہ باوجود اپنی تمام خرابیوں اور خدا بیزاری کے بنیادی اعتبار سے ہمارے موجودہ اسلامی معاشرہ سے بہتر ہے۔ خواہ وہ اور دوسری حیثیتوں سے کتنا ہی منحوس اور برا کیوں نہ ہو۔؟

رمضان المبارک غم خواری، نیک سلوک، بہترین اخلاق کے مظاہرے اور آپس میں ایک دوسرے کی ہر اخلاقی مدد پر ترغیب دلانے کا مہینہ ہے، خاص طور پر اس کو "شہر المواساۃ" یعنی غم خواری اور نیک سلوک کا مہینہ قرار دیا گیا ہے، حدیثوں میں وارد ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔ بالخصوص غریبوں اور تنگدستوں کی مدد تو آپ اس طرح فرماتے تھے کہ ان کو اپنی تنگدستی اور غربت کا احساس تک نہیں ہونے پاتا۔

ظاہر ہے کہ غمخواری، نیک سلوک، سخاوت اور غریبوں کی مدد کا جذبہ جس معاشرہ میں جب بھی پایا جائے وہ ایک بہترین اور مثالی معاشرہ ہوگا۔ جس میں اجتماعیت کی شان پوری طرح نمایاں ہوگی اور ہر شخص ایک دوسرے کا خیر خواہ، اس کے لئے مخلص اور اس کا معاون ہوگا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس اجتماعی شعور کو بیدار کرنے اور الفت و یگانگت محبت و اخلاص کی فضا پیدا کرنے کے لئے بار بار توجہ دلائی ہے۔ ایک حدیث میں آپ نے روزہ دار کو افطار کرانے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کو بھی اس کے روزے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اس کا مقصد بالکل واضح ہے کہ ان باتوں سے آپس میں تعلقات بہتر قائم ہوں گے، اور ہر طرح کی کشیدگی سے معاشرہ محفوظ رہے گا،

اگر غور کیا جائے تو رمضان المبارک کا مہینہ دراصل سال بھر کی خرابیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے اور قلب کے آئینہ کو صاف کرنے کیلئے آتا ہے اور اسی وجہ سے وہ اپنے ساتھ ایک ایسا فریضہ لاتا ہے جو انسانی تربیت کا بہترین علاج ہے اور شیطان و نفس کو ناکام بنانیکا بہترین ذریعہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ رمضان کا مہینہ ایک مثالی اجتماعیت کا علمبردار، اسلامی اخوت کا داعی اور اخلاص و محبت کا پیامبر ہے، اس مہینہ میں اسلامی معاشرہ کو ہم آہنگی، یگانگت، اور وحدت و الفت کی جو نعمت عطا ہوتی ہے کیا خود ساختہ انسانی قانون میں یہ طاقت ہے کہ وہ اپنے معاشرہ کو یہ نعمت عطا کر سکے اور وہ اعلیٰ انسانی اور اخلاقی قدروں کی بنیاد پر ایسا معاشرہ برپا کر سکے جو اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر قائم شدہ معاشرہ کے کسی طرح بھی مساوی ہو۔

رمضان المبارک کا عظیم پیغام دنیا کے ہر مسئلہ کا ۴

حاجت، اور انسانی زندگی کی ہر گتھی اس پیغام کی روشنی میں سلجھائی جا سکتی ہے۔

بیمہ کے مسئلہ کے متعلق مجلس تحقیقات شرعیہ کا فیصلہ

مجلس تحقیقات شرعیہ نے اپنے اجتماع مورخہ ۱۵ - ۱۶ دسمبر ۱۹۶۵ء میں انشورنس کے مسئلہ پر علماء کرام کے ان جوابات کی روشنی میں غور کیا جو مجلس کے سوالنامہ کے پیش نظر ان حضرات نے تحریر فرمائے تھے۔ اس غور و خوض کے بعد مجلس جس نتیجہ پر پہونچی ہے وہ ایک مختصر تمہید کے ساتھ درج ذیل ہے انشورنس کا مسئلہ شریعت کے شعبہ معاملات سے تعلق رکھتا ہے۔ معاملات میں ہمیشہ دو فریق ہوتے ہیں اس لئے اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

اوّل:- دونوں فریق مسلمان ہوں۔ اس صورت میں معاملات کی جو شکلیں شریعت اسلامیہ نے مقرر فرمائی ہیں ان کے علاوہ کسی شکل کا اختیار کرنا کسی حال میں جائز نہیں ہے۔

دوم:- ایک فریق مسلمان ہو دوسرا غیر مسلم ہو۔

صورت دوم کی دو شکلیں نکلتی ہیں۔

(الف) معاملہ کی شکل مقرر کرنا مسلمان کے اختیار میں ہو۔ اس کا حکم بھی وہی ہے جو صورت اولیٰ کا ہے۔

(ب) معاملہ کی شکل مقرر کرنا اس کے اختیار میں نہ ہو۔

صورت ثانیہ کی شکل (ب) میں بوقت ضرورت اسلام کے بعض جلیل القدر ائمہ فقہا کے قول کی بناء پر شرعاً اس کی گنجائش نکلتی ہے کہ مسلمان کچھ قیود و شرائط کے ساتھ اس نوع کے معاملات میں حصہ لے سکے۔

انشورنس کا مسئلہ بھی مجلس کے نزدیک اسی شکل کے تحت داخل ہے۔

مجلس یہ رائے رکھتی ہے کہ اگرچہ انشورنس کی سب شکلوں کیلئے ربوٰ و قمار لازم ہے اور ایک کلمہ گو کیلئے ہر حال میں اسلامی اصول پر قائم رہنے کی کوشش کرنا ہی واجب ہے، لیکن جان و مال کے تحفظ و بقا کا جو مقام شریعت اسلامیہ میں ہے مجلس اسے بھی وزن دیتی ہے نیز مجلس اس صورت حال سے بھی صرف نظر نہیں کر سکتی کہ موجودہ دور میں نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی راستوں سے انشورنس انسانی زندگی میں اس طرح دخیل ہو گیا ہے کہ اسکے بغیر اجتماعی اور کاروباری زندگی میں طرح طرح کی دشواریاں پیش آتی ہیں اور جان و مال کے تحفظ کیلئے بھی بعض حالات میں اس سے مفر ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے ضرورت شدیدہ کے پیش نظر اگر کوئی شخص اپنی زندگی یا اپنے مال یا اپنی جائداد کا بیمہ کرائے تو مذکورہ بالا ائمہ کرام کے قول کی بنا پر شرعاً اس کی گنجائش ہے۔

تنبیہ:- اوپر کی عبارت میں لفظ ضرورت شدیدہ سے مراد یہ ہے کہ جان یا اہل و عیال یا مال کے ناقابل برداشت نقصان کا اندیشہ قوی ہو۔ ضرورت شدیدہ موجود ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ مجلس کے نزدیک مبتلیٰ بہ کی رائے پر منحصر ہے۔ جو خود کو عنداللہ جواب دہ سمجھ کر علماء کے مشورہ سے قائم کرے۔

(۱) جناب مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی (۲) جناب مولانا محمد ظفیر الدین صاحب دار العلوم دیوبند (۳) جناب مولانا ابو اللیث صاحب ندوی۔ (۴) جناب مولانا محمد رضا صاحب انصاری فرنگی محل (۵) جناب مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی (۶) جناب مولانا فخر الحسن صاحب استاذ دار العلوم دیوبند (۷) جناب مولانا شاہ عون احمد صاحب قادری خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف (۸) جناب مولانا سید منت اللہ صاحب رحمانی ندوی خانقاہ رحمانیہ مونگیر (۹) جناب مولانا محمد اویس صاحب ندوی شیخ التفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء۔ (۱۰) احقر محمد اسحاق ندوی عفی عنہ

ماہِ صیام آیا

مسلمانو! نئے قسمت کہ پھر ماہ صیام آیا
جلو اپنے لیکر کے محبت کا پیام آیا
ہر اک کے لب پہ نغمہ ہائے الفت ہو گئے جاری
سراپا مہر و الفت بن کے یہ ماہ صیام آیا
مے وحدت سے اے تشنہ لبو! سرشار ہو جاؤ
خدا کے فضل سے گردش میں پھر جام آیا
نزول رحمت باری کی کثرت اسمیں ہوتی ہے
اٹھو ہشیار ہو جاؤ کہ بخشش کا پیام آیا

سماعتے با اولیاء

محمد منصور خاں نعمانی (بھوپالی)

(۱) فاروق اعظمؓ شام سے واپس آرہے تھے انہوں نے دیکھا کہ چند آدمی دھوپ میں کھڑے ہیں اور ان کے سر پر تیل ڈالا جا رہا ہے۔ یہ عیسائی تھے اور انہوں نے جزیہ ادا نہیں کیا تھا، حضرت عمرؓ نے ان سے دریافت کیا کہ بھائی جزیہ کیوں ادا نہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ ہم نادار ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے عاملوں کو حکم دیا کہ اس کو چھوڑ دو اس کو تکلیف نہ دو، میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ لوگوں کو تکلیف نہ دو جو لوگ دنیا میں لوگوں کو عذاب پہنچاتے ہیں خدا ان کو قیامت میں عذاب دیگا۔

(۲) بیعت خلافت کے بعد جب خلیفہ عمر بن عبدالعزیز اپنے مکان میں آئے تو آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر تھی۔ آپ کے حرم محترم نے گھبرا کر کہا کہ خیر تو ہے؟ فرمایا خیریت کہاں! میری گردن پر امت محمدؐ کا بوجھ ڈالا گیا ہے ننگے، بھوکے، بیمار، مظلوم، مسافر، قیدی، بچے، بوڑھے، کم حیثیت، عیالدار، غرض دنیا بھر کے لوگوں کا بوجھ مجھ پر لادا گیا ہے، اب میں ڈر رہا ہوں کہ قیامت میں پرسش نہ ہو اور وہاں مجھ سے جواب نہ بن آئے بس اسی لئے روتا ہوں۔

(۳) جبلہ غسانی شام کا رئیس اعظم بلکہ بادشاہ تھا وہ مسلمان ہو کر مکہ معظمہ آیا، جب وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو اس کی چادر کا ایک کونہ ایک شخص کے پاؤں کے نیچے آگیا، جبلہ نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا، اس شخص نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ جبلہ لال مرخ ہو کر حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی، فاروق اعظمؓ نے واقعہ سن کر فرمایا کہ تم نے جیسا کیا اس کی سزا پائی، جبلہ نے حیران ہو کر کہا ــ ہم اس رتبہ کے آدمی ہیں کہ اگر کوئی شخص ہمارے ساتھ گستاخی سے پیش آئے تو وہ قابل دار سمجھا جاتا ہے۔" حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ فی الحقیقت زمانہ جاہلیت میں یہی بات تھی لیکن اسلام نے سب پست و بلند کو ہموار کر دیا جبلہ نے کہا ــ اگر اسلام ایسا مذہب ہے جس میں شریف و ذلیل کی کچھ تمیز نہ ہو تو میرا سلام ــ اس واقعہ کے بعد جبلہ چپکے سے قسطنطنیہ فرار ہو گیا۔

(۴) کوفہ میں ایک غالی شیعہ تھا جو حضرت عثمانؓ کو کہا کرتا تھا کہ آپ (معاذ اللہ) یہودی تھے۔ امام اعظمؒ ایک روز اس کے پاس آئے اور کہا کہ تم اپنی دختر کے لئے رشتہ ڈھونڈتے تھے ایک شخص موجود ہے جو شریف دولت مند پرہیزگار شب بیدار حافظ قرآن ہے اس شخص نے خوش ہو کر کہا کہ اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟ آپ ضرور رشتہ کر دیجئے ــــ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک بات اور ہے مگر صرف اس قدر کہ مذہباً وہ یہودی ہے یہ سنکر وہ شخص چراغ پا ہوا اور پیچ و تاب میں آکر کہا ــ سبحان اللہ آپ عجیب آدمی ہیں کہ یہودی سے رشتہ کراتے ہیں۔ امام صاحبؒ نے مسکرا کر فرمایا کہ کیا مضائقہ ــ! جب حضورؐ نے تمہارے اعتقاد کے مطابق ایک یہودی کو اپنی دختر دے دی تو تمہیں اس میں کیا تامل ہو سکتا ہے؟ امام صاحبؒ کے ان کلمات کا اس شخص کے دل پر نہایت گہرا اثر ہوا اور اس نے اپنے اس ذلیل عقیدہ سے توبہ کی۔

(۵) حضرت شفیق بلخیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزوں میں ڈھونڈا تو ان کو پانچ چیزوں میں پایا۔ (۱) قوت کی برکت کو تلاش تو اس کو صلوٰۃ ضحیٰ (چاشت کی نماز) میں پایا (۲) قبر کی روشنی کو تلاش کیا تو اس کو رات کی نماز میں پایا (۳) جواب منکر نکیر کو تلاش کیا تو اس کو قرأت قرآن پاک میں پایا (۴) عبور پلصراط کو ڈھونڈا تو اس کو روزے اور صدقے میں پایا (۵) عرش کا سایہ تلاش کیا تو اس کو خلوت میں پایا۔

(۶) حضرت شفیق بلخیؒ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا تو بلخ سے آپ بغداد پہونچے تو خلیفہ ہارون رشید نے آپ کو بلایا اور پوچھا کہ آپ ہی شفیق زاہد ہیں۔ آپ نے فرمایا شفیق تو ہوں مگر زاہد نہیں ہوں۔ ہارون نے کہا کہ آپ مجھے نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا کہ اے خلیفہ! ہوش رکھو کہ حق تعالےٰ نے تجھ کو صدیق اکبرؓ کی جگہ بٹھایا ہے تجھ سے صدق طلب کرے گا اور فاروق اعظمؓ کی جگہ بٹھایا ہے تجھ سے حق و باطل کے درمیان فرق چاہے گا۔ اور حضرت عثمانؓ کی جگہ بٹھایا ہے تجھ سے حیا و کرم چاہے گا۔ اور حضرت علیؓ کی جگہ بٹھایا ہے تجھ سے حلم و عدل چاہے گا۔ ہارون نے کہا کہ اور کچھ فرمائیے، فرمایا ــ حق تعالےٰ کا ایک مکان ہے جسکو دوزخ کہتے ہیں۔ تجھ کو اسکا دربان بنایا ہے اور تین چیزیں تمکو دی ہیں مال اور شمشیر اور تازیانہ اور تجھکو حکم دیا ہے کہ تو ان چیزوں سے مخلوق کو دوزخ سے باز رکھ جو حاجتمند ہو اسکو مال دے اور جو حق تعالیٰ کا نافرمان ہو اسکو تازیانہ سے مار اور جو ظالم ہو اس سے داد مظلوم کی بزور شمشیر اگر تو ان کاموں کو نہ کریگا تو ضرور دوزخیوں کا قائد ہوگا ہارون رشید نے کہا کچھ اور زیادہ کیجئے فرمایا تو چشمہ ہے اور اعمال نہریں ہیں چشمہ روشن کو تیرگی نہریں نقصان نہیں پہونچا سکتیں، اگر چشمہ خود تاریک ہوگا تو نہروں کی روشنی سے اس کے روشن ہونے کی امید نہیں کی جا سکتی۔ ہارون نے کہا کہ اور زیادہ کیجئے۔ فرمایا کہ اگر تو بیابان میں شدت پیاس سے قریب المرگ ہو جائے اور تجھکو آدھی سلطنت کے بدلے ایک کاسۂ آب ملے تو خرید کرے گا، ہارون نے کہا کہ ہاں فرمایا کہ اگر وہ پانی تیرے شکم میں رہ جائے اور تیرا پیشاب بند ہو جائے اور تو ہلاکت کے قریب پہونچ جائے اور بقیہ نصف سلطنت پر تیرا علاج ممکن ہو تو کیا کرے گا؟ ہارون نے کہا میں ضرور کروں گا اور جان بچاؤں گا۔ فرمایا کہ اے ہارون تو پھر ایسی سلطنت پر کیوں نازاں ہے؟ اور کیوں فخر کرتا ہے؟ جس کی قیمت ایک کاسۂ آب ہے۔ یہ سنکر ہارون رشید رو دیا اور کہا کہ اَنتَ صادق زاھد (آپ ہی سچے زاہد ہیں) اور آپ کو ہارون نے عزت و اکرام کے ساتھ رخصت کیا۔

(۷) جب ہشام بن عبدالملک خلیفہ کی حیثیت سے پہلی بار مدینہ منورہ پہونچا تو اس نے صحابہ کرام سے ملنے کی خواہش ظاہر کی اسے بتایا گیا کہ صحابہ کرام کا دور مبارک ختم ہو گیا، چنانچہ اس کی خواہش کے مطابق حضرت طاؤسؒ کو لایا گیا، انہوں نے ہشام کے پاس پہونچکر جوتا اتارا اور السلام علیکم یا ہشام کہہ کر بیٹھ گئے، ان کے اس عمل کو دیکھکر ہشام سے رہا نہ گیا اور قتل کا حکم دے دیا اس کے مشیروں نے اس سے کہا کہ حرم نبوی میں ایسے شخص کا قتل ممکن نہیں ہے جو غیر معمولی عظمت و شرافت و شہرت کا مالک ہے اور جس کے تلامذہ بلاد و امصار میں خدمت حدیث انجام دے رہے ہیں۔ آخر کار ہشام نے طاؤسؒ سے پوچھا کہ آپ نے میری توہین کیوں کی؟

[illegible]

(بقیہ ص ــ)

نتائج امتحانات سالانہ ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء مدرسہ ثانویہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ضروری نوٹ:- جملہ درجات کے نتائج درجہ کی پوزیشن کے اعتبار سے مرتب کئے گئے ہیں۔ ضمنی امتحانات کے طلباء کو متعلقہ مضامین میں دوران تعطیل میں تیاری کر لینا چاہئے۔ مدرسہ بعد تعطیل ۶ شوال ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۶۶ء بوقت دس بجے دن کھلیگا۔ نتائج صرف کامیاب و ضمنی کے شائع کئے جا رہے ہیں۔

درجہ نہم ثانویہ (درجہ سوم عربی)

پوزیشن	نام طالب علم		نتیجہ
۱	ابوالکلام اعظمی	〃	کامیاب
۲	منصور احمد	〃	〃
۳	محمد لئیق	〃	〃
۴	تجمل حسین	〃	〃
۵	عبدالواحد	〃	〃
۶	احمد الرحمٰن	〃	〃
۷	عبداللہ عرف شہاب الدین		〃
۸	عبدالرؤف	(درجہ سوم عربی)	〃
۹	حبیب الرحمٰن	〃	〃
۱۰	عبدالحکیم	〃	〃
۱۱	محی الدین	〃	〃
۱۲	کلیم اللہ	〃	〃
۱۳	وسیم اختر	〃	〃
۱۴	محمد ایوب	〃	〃
۱۵	ظہیر احمد	〃	〃
۱۶	محمد اسلام	〃	〃
۱۷	رزین احمد	〃	〃
۱۸	محمد یوسف	〃	〃
۱۹	محمد فاروق	〃	〃
۲۰	عبیداللہ	〃	〃
۲۱	محمد عزیز	〃	〃
۲۲	محمد یونس	〃	〃

ضمنی

پوزیشن	نام طالب علم	مضمون	نتیجہ
۱	محمد شفیق (ضمنی)	معلم الانشاء ۲، فارسی	〃

درجہ ہشتم ثانویہ (درجہ عربی دوم)

پوزیشن	نام طالب علم		نتیجہ
۱	خالد بیگ	〃	کامیاب
۲	مخدوم احمد	〃	〃
۳	محمد شفیع خاں	〃	〃
۴	عبداللہ	〃	〃
۵	مبین اشرف	〃	〃
۶	ابو مظفر عالم	〃	〃
۷	خلیل الرحمٰن	درجہ دوم عربی	〃
۸	آفتاب احمد	〃	〃
۹	نسیم احمد	〃	〃
۱۰	عبدالحی	〃	〃
۱۱	عبدالقدوس	〃	〃
۱۲	سید محمد اسامہ	〃	〃
۱۳	ضیاء الرحمٰن	〃	〃
۱۴	محمد نفیس خاں	〃	〃
۱۵	احمد علی	〃	〃

ضمنی:-

پوزیشن	نام طالب علم	مضمون	نتیجہ
۱	نفیس الرحمٰن	(ریاضی)	ضمنی
۲	حسین احمد	فارسی	〃
۳	اسمٰعیل محمد پٹیل	فارسی	〃
۴	عبیدالرحمٰن	فارسی	〃

درجہ ہفتم ثانویہ (درجہ اول عربی)

پوزیشن	نام طالب علم		نتیجہ
۱	محمد عمیر	〃	کامیاب
۲	محمد اسحاق	〃	〃
۳	نیاز الدین	〃	〃
۴	منور علی	〃	〃
۵	اظہار الحق	〃	〃
۶	محمد زبیر	〃	〃
۷	عبدالحلیم	〃	〃
۸	شہاب الدین	〃	〃
۹	داؤد بیگ	〃	〃
۱۰	محمد صدیق	〃	〃
۱۱	ابوسفیان	〃	〃
۱۲	محمد لیٰسین	〃	〃
۱۳	محمد عثمان	〃	〃
۱۴	ابوذر	〃	〃
۱۵	جمیل بیگ	〃	〃
۱۶	نسیم احمد	〃	〃
۱۷	امام الہدیٰ	درجہ اول عربی	کامیاب
۱۸	محمد یونس	〃	〃
۱۹	سعید احمد	〃	〃
۲۰	ضیا عبدالشکور	〃	〃
۲۱	محمد طارق محمد خالد	〃	〃
۲۲	محمد خالد	〃	

:- ضمنی:-

پوزیشن	نام طالب علم	مضمون	نتیجہ
۱	نعیم اختر	ریاضی و معلومات	ضمنی
۲	نفیس احمد	ریاضی	〃
	محمد یحییٰ	〃	〃

درجہ ششم ثانویہ (اعدادیہ)

پوزیشن	نام طالب علم		نتیجہ
۱	عبدالغنی	〃	کامیاب
۲	اخلاق احمد	〃	〃
۳	نورالزماں	〃	〃
۴	ارشاد احمد	〃	〃
۵	منصورالسلام	〃	〃
۶	معین اختر	〃	〃
۷	ممتاز احمد	〃	〃
۸	عبیدالرحمٰن	〃	〃
۹	اختر سعید	〃	〃
۱۰	محمد بلال	〃	〃
۱۱	محمد فضل الحق	〃	〃
۱۲	رحمت خاں	〃	〃
۱۳	محبوب احمد	〃	〃
۱۴	مظفرالحسن	〃	〃
۱۵	محمد یعقوب	〃	〃
۱۶	محمد عثمان	〃	〃
۱۷	خورشید حبیب	〃	〃
۱۸	محمد عارف	〃	〃
۱۹	سعید احمد	〃	〃

پوزیشن	نام طالب علم درجہ ششم ثانویہ		نتیجہ کامیاب
۱۹	شمعون ثانی	"	"
	ضمنی :-		ضمنی
۱	محبوب علی	حساب	"
۲	اسرار احمد	حساب	"
۳	زاہد علی	حساب	"
۴	محمد فاروق	اردو	"

درجہ پنجم ثانویہ

پوزیشن	نام طالب علم	درجہ پنجم	نتیجہ کامیاب
۱	دلشاد احمد	"	کامیاب
۲	ابو سعد	"	"
۳	عقیل احمد	"	"
۴	ولی حسین	"	"
۵	عبدالحمید	"	"
۶	طیب حسن	"	"
۷	فضل اللہ	"	"
۸	سراج احمد	"	"
۹	محمد عثمان شکرتری	"	"
۱۰	محمد مجیب	"	"
	ضمنی :- احمد مجتبیٰ (انگریزی)		ضمنی

درجہ چہارم ثانویہ

پوزیشن	نام طالب علم	درجہ چہارم	نتیجہ کامیاب
۱	محمد خلیق	"	"
۲	معراج الحق	"	"
۳	محمد یامین	"	"
۴	نسیم الدین	"	"
۵	محمد زاہد	"	"
۶	محمد سہیل	"	"
۷	سعید اختر	"	"
۸	نور محمد	"	"
۹	کمال خاں	"	"
۱۰	محمد عباس حسین	"	"
۱۱	محمد سفیان	"	"

درجہ سوم ثانویہ

پوزیشن	نام طالب علم	درجہ سوم	ثانویہ	نتیجہ کامیاب
۱	محمد سلیم ثانی	"		"
۲	محمد سہیل	"		"
۳	اشتیاق احمد	"	"	"
۴	محمد رقیب	"	"	"
۵	معراج الدین	"	"	"
۶	محمد شمیم	"	"	"
۷	رشید احمد صدیقی	"	"	"
۸	محمد سلیم اول	"	"	"
۹	محمد الطاف حسین	"	"	"
۱۰	عبدالحسیب	"	"	"
۱۱	اقبال حسین	"	"	"
۱۲	محمد خالد	"	"	"
۱۳	محمد کامل	"	"	"
۱۴	محمد یوسف	"	"	مترقی
۱۵	انوار عالم	"	"	مترقی

درجہ دوم ثانویہ

پوزیشن	نام طالب علم	درجہ دوم	ثانویہ	نتیجہ کامیاب
۱	سید مسعود الحسن	"	"	"
۲	عبدالرحیم	"	"	"
۳	محمد عمر	"	"	"
۴	محمد شعیب	"	"	"
۵	اصغر علی	"	"	"
۶	رفیع اللہ	"	"	"
۷	عبدالملک	"	"	"
۸	محمد انس	"	"	"
۹	فضل الحق خاں	"	"	"
۱۰	ظفر عالم	"	"	"
۱۱	شفیق احمد	"	"	مترقی

درجہ اوّل ثانویہ

پوزیشن	نام طالب علم	درجہ اوّل	ثانویہ	نتیجہ کامیاب
۱	منظور علی	"	"	"
۲	ماہتاب عالم	"	"	"
۳	نور الحسن	"	"	"
۴	الیاس احمد	"	"	"
۵	سمیع اللہ	"	"	"
۶	عذرا خاتون	"	"	مترقی
۷	شمس الحق	"	"	مترقی

پوزیشن	نام طالب علم	درجہ اطفال	ثانویہ	نتیجہ
۱	قاضی عبداللہ	"	"	کامیاب
۲	شہید احمد	"	"	"
۳	عطیہ بیگم	"	"	"
۴	محمد فاروق	"	"	"
۵	رخسانہ خاتون	"	"	"
۶	رحمت علی	"	"	"
۷	ریحانہ خاتون	"	"	"
۸	محمد طیب	"	"	"

ہیڈ ماسٹر، محمد حسن خاں عشری

مدرسہ ثانویہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

(۱۶ دسمبر ۱۹۶۵ء)

بقیہ ساعتے با اولیاء

ہوتی ہے لیکن یہ انسان کا ایسا ذاتی جوہر ہے کہ جس کے بغیر عظمت حقیقی کا پتہ لگنا محال ہے ؎

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کیلئے

ڈگس منتھورب

انگریزی دواؤں سے بنا ہوا یہ ایک مرہم ہے جو سردی، زکام، سینے میں درد، زہریلے کیڑے کے کاٹنے اور جلنے وغیرہ میں بہت فائدہ مند ہے۔ زکام کی وجہ سے بند ناک کو فوراً کھولتا ہے۔ اسکو سینہ پر، ناک میں اور دوسرے حصوں پر جہاں سردی کا اثر ہو خوب ملنا چاہیئے

بھارت کیمیکل اینڈ فارمیسٹیکل لیباریٹری نشاط گنج لکھنؤ

کھانسونہ

ہندوستانی جڑی بوٹیوں کے ایکسٹریکٹوں کا مرکب ہے۔

یہ تر اور خشک کھانسی، دمہ، فصلی بخار، نزلہ، زکام، گلے کی خراش و سردی کے اثر وغیرہ وغیرہ امراض میں فائدہ پہونچاتا ہے۔ کھانسونہ مندرجہ بالا امراض میں بیحد مفید ہے۔

بھارت کیمیکل اینڈ فارمیسٹیکل لیباریٹری نشاط گنج لکھنؤ۔

کوائف دار العلوم

از مولانا محمد عبدالسمیع ندوی

الحمد للہ کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء نے اپنی عمر کا ایک سال اور پورا کر لیا، رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اللہ تعالیٰ کے افضال و عنایات رحمتیں اور برکتیں اپنے دامن میں لئے آپہونچا، دارالعلوم کے جو منصوبے زیر تکمیل ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے تکمیل کے لئے راہیں ہموار فرمائے۔

تعمیرات :- مکانات جدید اور رواق سلیمانی کے مشرقی بازو پر جن کمروں کی بنیادیں بھر دی گئی تھیں ان کی تعمیر کا کام ابتک شروع نہ ہوسکا، مسجد دارالعلوم کے لئے بھی ان صفحات پر اس سے قبل عرض کیا جاچکا ہے کہ اس کی توسیع کی شدید ضرورت ہے، وضوخانہ کے نام سے جو عمارت دارالعلوم کے تعمیری منصوبے میں ہے، اس کا تکملہ بھی ضروری ہے تاکہ طلبا اور بیرونی مہمانوں کو جو دقتیں پیش آتی ہیں وہ رفع ہوجائیں دارالطعام کی چھت بھی اب تک نہیں پڑسکی اس کے لئے بڑی مقدار میں تعمیری میٹریل کی ضرورت ہے۔

سفراء ہندوستان اور دوسرے مختلف علاقوں میں دارالعلوم کی جانب سے کچھ سفراء روانہ ہوچکے ہیں اور کچھ روانہ ہونے والے ہیں، ذیل میں ایک مختصر نقشہ فی الحال پیش ہے، تاکہ ہر حلقہ کے ہمدرد حضرات مطلع رہیں۔

بمبئی مولانا تقی الدین صاحب ندوی استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء امروز فردا ... بمبئی پہونچنے والے ہیں مولانا کی علالت کا کچھ نہ کچھ سلسلہ ابھی قائم ہے، بمبئی کے احباب سے استدعا ہے کہ مولانا کیساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

کلکتہ مولانا مفتی محمد ظہور صاحب ندوی دھنباد، اسنسول ہوکر کلکتہ پہونچیں گے، ان مقامات اور کلکتہ کے حضرات سے کامل تعاون کی درخواست ہے۔

مدراس و بنگلور مولانا عبدالماجد صاحب ندوی استاذ "ادبیات" دارالعلوم ندوۃ العلماء اپنے حلقہ میں پہونچ گئے مولوی ہارون رشید صاحب مدرس مدرسہ ثانویہ بھی موصوف کے ہمراہ ہیں، توقع ہے کہ احباب مدراس و بنگلور دارالعلوم کے حلقہ کی توسیع میں مولانا کا ہاتھ بٹائیں گے۔

حیدرآباد مولانا نور الحسن صاحب استاذ دارالعلوم حیدرآباد اور سکندرآباد کے حلقہ میں پہونچ گئے، حیدرآباد کے احباب سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

گجرات مولانا محمد ہاشم صاحب مظاہری سفیر ندوہ اپنے حلقہ میں پہونچ گئے ہیں اور بحمد للہ کہ انہوں نے اپنا کام بھی شروع کر دیا ہے۔

مالیگاؤں مولانا تقی الدین صاحب ندوی استاذ حدیث دارالعلوم ---- کی گذشتہ علالت کی وجہ سے راقم سطور نے سال گذشتہ مالیگاؤں حاضری دی تھی لیکن ۹-۱۰ ماہ کی طویل علالت کی وجہ سے ناقابل سفر ہوچکا ہوں، اسلئے جناب منشی محمد اطہر علی صاحب (سابق منیجر تعمیرات) کو مالیگاؤں روانہ کر دیا گیا، وہ وہاں پہونچ بھی گئے ہیں، توقع ہے کہ احباب مالیگاؤں ان مجبوریوں کا خیال فرماتے ہوئے، موصوف کے ساتھ مکمل تعاون فرمائیں گے

کانپور :- مولوی عبدالرشید صاحب انشاء اللہ اپنے وقت پر کانپور پہونچیں گے۔

بنارس :- مولوی عبدالعلی صاحب ندوی

لکھنؤ :- مقامی طور پر حکیم مولوی فقیر الدین صاحب ندوی رمضان المبارک میں احباب خیر تک پہونچیں گے۔

ناگپور، علیگڈھ، آگرہ، دہلی سہارنپور کے احباب سے گذارش ہے کہ جناب منشی اطہر علی صاحب مالیگاؤں سے اپنا کام ختم کرکے غالباً ۱۵ رمضان المبارک تک پہونچیں گے، دارالعلوم کے حصہ کی رقم اپنے پاس محفوظ رکھیں وہ دوستوں کو اپنے سفری پروگرام سے مطلع رکھنے کی کوشش کریں گے۔

اجین اور اندور کے احباب سے گذارش ہے کہ امسال بعض مجبوریوں کی وجہ سے ماسٹر محمد منظور صاحب (استاذ

پرائمری سکشن) تشریف نہ لاسکیں گے، دفتر کی جانب سے اطلاعی خطوط فرداً فرداً روانہ ہورہے ہیں توقع ہے کہ ان خطوط کے مطابق احباب تعاون فرمائیں گے۔

آخری گذارش سے سال ابھی کارکنان دارالعلوم کے لئے ہمت شکن رہا، گرانی تو تھی ہی ہندو پاک آویزش نے ابھی مزید مشکلات پیدا کر دیں، تعمیرات کا کام بھی اسی نامساعد حالات کی وجہ سے تقریباً بند ہی رہا، ہم دعا کرتے ہوئے ہیں ان سطور کے ذریعہ آپ کو بھی مطلع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیقات خاص سے نوازے اور ہماری آپ کی محنتوں کو قبول و بارآور فرمائے آمین

بقیہ :- ساعتے با اولیاء

میرے سامنے اگر جوتا کیوں اتارا؟ اور سلام کے وقت مجھے امیر المومنین کہنے کے بجائے یا میری کنیت سے بلانے کے بجائے میرا نام کیوں لیا؟ اور میری اجازت کے بغیر کیسے بیٹھ گئے؟ اور میرے ہاتھ کیوں نہیں چومے؟ طاؤس نے جواب دیا کہ مجھ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی، ہر روز میں پانچ وقت اپنے رب کی بارگاہ میں جوتا اتار کر حاضر ہوتا ہوں اس نے کبھی مجھ سے مواخذہ نہیں کیا، نام لے کر بلانے میں بھی میں نے قرآنی تعلیمات پر عمل کیا، قرآن میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کا نام لیکر پکارا ہے اور کنیت سے صرف دشمنوں ہی کو یاد کیا ہے۔ آپ کو امیر المومنین کیوں نہیں کہا؟ تو آپ کی امارت و خلافت مسلمات میں سے نہیں، بعض نے آپ کو امیر مانا ہے اور بعض نے نہیں، میں امیر کہکر پکارتا تو نفاق ہوتا جس کی کم از کم مجھ سے توقع نہیں کی جاسکتی۔ میرے بغیر اجازت بیٹھنے کے جواب میں حدیث نبوی سنئے۔ حضرت علی رض فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آرزو کرے کہ لوگ اس کے سامنے تعظیماً کھڑے ہوں وہ جہنمی ہے۔ حضرت علی رض نے فرمایا کہ جو شخص باوجود اختیار ہونے کے عدل سے کام نہیں کرے گا تو پہاڑ کے برابر سانپ اور اونٹ کے برابر بچھو اس پر مسلط کئے جائیں گے۔ ہاتھ اس لئے نہیں چومے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخصوں کا ہاتھ چومنا جائز ہے۔ (۱) بیوی کا (۲) بچے کا ـــــــ حق بات اگرچہ تلخ

(بقیہ صلا پر)

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (ناظم ندوۃ العلماء) کی ایک

اہم اپیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

عالم اسلام کی مشہور دینی درسگاہ کا قیام ۱۳۱۶ھ میں حضرت مولانا محمد علی مونگیری رح خلیفۂ اعظم حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کے مبارک ہاتھوں سے عمل میں آیا، الحمد للہ ہر عہد میں یہاں سے ایسے فضلاء تیار ہو کر نکلے جنہوں نے وقت کی ضرورت اور عہد حاضر کے تقاضوں کے مطابق صحیح دینی عقائد و علوم دینیہ کی نشر و اشاعت کی، اور اس وقت بھی بفضلہ تعالیٰ یہ ادارہ ملک کے بدلتے ہوئے حالات اور ناسازگار فضا میں مسلمانوں کی دینی و مذہبی اور علمی خدمت انجام دے رہا ہے۔

اس وقت دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ جنوبی افریقہ، سیام، ملایا، ڈھاکہ، تبت و نیپال وغیرہ کے طلبہ بھی زیر تعلیم ہیں، مجموعی تعداد آٹھ سو سے زیادہ ہے، ان میں غیر ملکی طلبہ کی تعداد ۴۲ ہے۔ اس سال دو سو پچھتر (۲۷۵) غیر مستطیع طلبہ کے وظائف (اسکالرشپ) پر تقریباً باسٹھ ہزار روپیہ صرف کئے گئے ہیں، حضرات مدرسین و اسٹاف کی تعداد ساٹھ ہے، ہر سال جدید طلباء کے اضافہ کے باعث رہائشگاہ کا مسئلہ پیچیدہ ہوتا جاتا ہے، اسلئے کئی سال سے برابر تعمیری کام کچھ نہ کچھ جاری رہتا ہے، سالانہ مجموعی مصارف (مع ضروری تعمیرات) تین لاکھ روپئے ہیں، ادھر چند برسوں سے ملک میں ہوشربا گرانی اور دوسری پریشانیوں اور الجھنوں کا جو سلسلہ جاری ہے تھا اس میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور اس کا بوجھ اس ملک میں بسنے والے ہر انسان پر پڑ رہا ہے، نئے ہنگامی حالات نے اس مسئلہ کو اور سنگین بنا دیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشواریوں کا یہ دور ابھی کچھ عرصہ تک اور چلے گا"۔

اس بات کا اندازہ کرنا کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے کہ جب ایک ایک فرد اور ایک ایک گھر اس گرانی سے کم و بیش متأثر ہے، تو ان دینی اداروں کو جو عام مسلمانوں کے عطیات اور ان کی ہمدردی و تعاون کی بنیاد پر قائم ہیں اور جن کو سینکڑوں طالبعلموں کے اخراجات، قیام و طعام، اساتذہ و عملہ کی تنخواہوں اور دوسرے کثیر مصارف کا ہر ماہ انتظام کرنا پڑتا ہے، کس قدر دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہوگا۔ اسکا اثر اگر افراد پر پڑا ہے تو دینی اداروں اور مدرسوں پر اس سے کہیں زیادہ پڑا ہے، اس لئے کہ ان کی ذمہ داری کا بوجھ ان سے کہیں بڑھکر ہے۔

مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر اسوقت دارالعلوم ندوۃ العلماء کی طرف (جس کی اہمیت موجودہ دور میں روز روشن کی طرح عیاں ہے) ہمارے مسلمان بھائیوں کو اور زیادہ توجہ و اہتمام اور فیاضی و دریا دلی و حوصلہ و ہمت کے ساتھ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کی خدمات میں ان اہل خیر حضرات کا بڑا حصہ ہے جو اس اہم کام کو اپنی ذاتی ضرورت سمجھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً حسب استطاعت اعانت فرماتے رہتے ہیں جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

اہل استطاعت حضرات سے خصوصیت سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اعانت فرما کر موجودہ مشکلات میں دارالعلوم کی ترقی میں معاون ہوں، نیز بطور صدقہ جاریہ تعمیرات میں بھی حصہ لیں اور اپنے ناموں سے یا اپنے مرحوم اعزہ کیطرف سے ایصال ثواب کے لئے طلبہ کی رہائشگاہیں تعمیر کرائیں، نئے دارالاقامہ کے ایک کمرہ پر اب ساڑھے چار ہزار روپیہ صرف کا تخمینہ ہے، یہ کمرے ۱۸ × ۱۸ فٹ کے ہیں، اور ان کے سامنے ۸ × ۱۸ فٹ کا برآمدہ بھی ہے۔ ہر کمرہ میں آٹھ طلبہ کے رہنے کی گنجائش نکلتی ہے۔ اس کے علاوہ توسیع مسجد اور دیگر ضروری عمارتوں میں جن کے بغیر بھی انتظامی حیثیت سے سخت دشواری پیش آ رہی ہے حسب استطاعت حصہ لیکر ممنون فرمائیں۔

اس ماہ مبارک میں ہم اہل خیر حضرات سے خصوصی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس عظیم درسگاہ کو خصوصیت سے یاد رکھیں۔ حصول اعانت کے سلسلہ میں بعض حضرات اساتذہ و سفراء صاحبان چند علاقوں میں تشریف لے گئے ہیں ان کے ساتھ تعاون فرمائیں، جن حضرات تک یہ حضرات نہ پہونچ سکیں وہ اپنی رقوم مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمانے کی زحمت فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی توفیقات خاص سے نوازیں اور خدا کے دین کی نصرت و حمایت کی دولت سے سرفراز فرمائیں۔

خاکسار

ابوالحسن علی ندوی

دسمبر ۱۹۶۵ء

نوٹ:- امدادی رقوم ہمارے سفراء حضرات کو عنایت فرمائیں یا رقوم چیک اور ڈرافٹ بنام ناظم ندوۃ العلماء "ندوہ" لکھنؤ۔ روانہ فرمائیں۔

لکھنؤ کمشنری کے ایجنٹ
اودھ جنرل
اسٹورس امین آباد لکھنؤ
اسٹاکسٹ
کے خواہشمند حضرات
خط و کتابت
کریں۔

مکتبہ دارالعلوم کی دوسری مطبوعات

دہلی اور اسکے اطراف

از مولانا حکیم سید عبد الحی رح، سابق ناظم ندوۃ العلماء

یہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا ایک سفرنامہ اور روزنامہ ہے جو انیسویں صدی کے اخیر میں لکھا گیا تھا اس سفرنامہ سے اندازہ ہوگا کہ گذشتہ صدی کے علماء کس ثقافت اور علم کے حامل تھے اور ان کا مطالعہ کتنا وسیع، متنوع اور پختہ تھا، آپ کو اس سفرنامہ میں شعر و سخن کا ذوق سلیم، گہری تاریخی واقفیت، سلاسل تصوف اور انکی شاخوں اور تسمیوں پر اطلاع، متقدمین کی تصنیفات اور کتابوں سے آگاہی اور ان کے مسلک اور عہد کے نشانات جا بجا ملیں گے۔ قیمت مجلد ۲/- روپیہ

جزیرۃ العرب

از مولانا محمد رابع ندوی، استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء

جغرافیہ کی کوئی خشک کتاب نہیں بلکہ اس میں سیرت و تاریخ وادب عربی کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے اسکی وجہ سے ہر جگہ کی جغرافیائی اہمیت کیساتھ اسکی دینی اور ادبی اہمیت بھی نظروں کے سامنے آجاتی ہے۔ اس سلسلہ میں قدیم و جدید دونوں ماخذ سے استفادہ کیا گیا ہے، اہم مقامات کے قدیم ناموں کیساتھ جدید نام بھی بتائے گئے ہیں اور ہر جگہ وضاحتی نقشے بھی دیئے گئے ہیں، اسکا تذکرہ عالم عربی کے اخبارات نے اچھے انداز میں کیا ہے، دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں بھی داخل ہے اپنے موضوع پر ایک منفرد کتاب۔ قیمت ۵/- روپیہ

تذکرہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی

از مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی

چودھویں صدی ہجری کے مشہور و مقبول بزرگ و عالم، اویس زمانہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کی سوانح حیات، حالات، ارشادات و ملفوظات، جن کو پڑھ کر بغیر نہیں رہتے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ تصوف شریعت سے علیحدہ کوئی چیز نہیں بلکہ عین شریعت کی روح ہے۔ وہ حضرات جو درد و محبت کے جویا اور یقین کے طالب ہیں ان کیلئے یہ کتاب بیش قیمت تحفہ ہے۔ قیمت ۴/-

سیرت حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ

از: سید محمد الحسنی، مدیر "البعث الاسلامی" و "تعمیر حیات"

پیش نظر کتاب میں مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ بانی ندوۃ العلماء کی سیرت اور انکی شخصیت کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ندوۃ العلماء جیسی حیات آفرین تحریک کا قیام، مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا شاندار دور نظامت، سلوک و تربیت اور عمومی بیعت و اصلاح کے ساتھ ساتھ رد عیسائیت، بہار میں فتنہ قادیانیت کے استیصال پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ مولانا کی سیرت کے ساتھ ندوۃ العلماء کی مختصر تاریخ بھی نظروں کے سامنے آجائے، کتاب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کے مقدمہ سے مزین ہے!

العقیدۃ السنیۃ

از مولانا محمد اویس صاحب ندوی، شیخ التفسیر دارالعلوم ندوۃ العلماء

یہ کتاب شاہ ولی اللہ کے رسالہ العقیدۃ الحسنۃ کی شرح ہے، اس کتاب میں نازک اور پیچیدہ مسائل اس طرح آسان اور واضح کر دیئے گئے ہیں کہ طلباء تھوڑی سی محنت سے بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں، مولانا نے اس سلسلہ میں ابن تیمیہ، ابن قیم اور بعض دوسرے ائمہ کی کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے، مدارس عربیہ کیلئے ایک بیش بہا کتاب، طلبہ اور اہل علم کیلئے بہترین تحفہ۔

قیمت ۲/۵۰

مسئلہ ختم نبوت — علم و عقل کی روشنی میں

تالیف: مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی ندوی، استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء

اس کتاب میں مسئلہ ختم نبوت کو ٹھوس علمی و تحقیقی انداز میں ثابت کیا گیا اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور ضرورت کو خالص علمی و عقلی دلائل سے واضح کیا گیا ہے، ہر صاحب عقل سلیم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ختم نبوت کا قائل ہو جائیگا، قادیانیت کے طلسم میں گرفتار اور عقیدۂ ختم نبوت میں شک و شبہ رکھنے والے افراد کے حق میں یہ فاضلانہ تصنیف روشنی کا ایک عظیم مینار ہے! قیمت: ۲ روپے ۲۵ نئے پیسے

تمرین الصرف، تمرین النحو

[illegible] مدارس میں کم عمر کے طلبہ داخل ہونے لگے ہیں، پڑھانے والوں کو اسکا احساس ہونے لگا ہے کہ صرف و نحو کی پرانی کتابیں انکے سن و سال، ذہن و طبیعت کیساتھ مناسبت نہیں رکھتیں، دارالعلوم نے اسی بات کے پیش نظر بچوں کیلئے صرف و نحو کا نیا نصاب مرتب کرنے کا کام شروع کر دیا ہے اور اسکی دو کتابیں تمرین الصرف و تمرین النحو طبع ہو چکی ہیں، یہ دارالعلوم کے فضلاء مولانا محمد مصطفےٰ ندوی، مولانا عبد الماجد ندوی، مولانا معین اللہ ندوی نے مرتب کیا ہے۔ قیمت بالترتیب [illegible]